انسدادِ دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء

(ایکٹ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۹۷ء)

مندرجات

انسدادِ دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء

۱ایکٹ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۹۷ء

دہشت گردی، فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام اور سنگین جرائم کی فوری سماعت کرنے کا ایکٹ

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ دہشت گردی، فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام اور سنگین جرائم کی فوری سماعت کی جائے اور اس سے متعلقہ اور ضمنی امور کے لئے قانون وضع کیا جائے؛

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ **مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ۔** (۱) یہ ایکٹ، انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

☆(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **تعریفات۔** اِس ایکٹ میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی نہ ہو،۔

(الف) ''مسلح افواج'' سے پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج اور مذکورہ افواج کی محفوظ افواج (ریزو افواج) مراد ہیں؛

(ب) ''سول مسلح افواج'' سے فرنٹیئر کانسٹیبلری، فرنٹیئر کور، پاکستان کے ساحلی محافظین، پاکستان رینجرز یا وفاقی حکومت کی طرف سے اِس مقصد کے لئے مشتہر کردہ کوئی بھی دیگر سول مسلح فوج مراد ہے؛

(ج) ''مجموعہ قانون'' سے مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) مراد ہے؛

۱۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء اور اس کے تحت جاری شدہ تمام قواعد، نوٹیفیکیشن اور فرامین شمالی علاقہ جات میں اختیار کئے جا چکے ہیں۔ دیکھئے ایس آر او نمبر ۴۹۶ (۱)/۲۰۰۰ء، مورخہ ۱۱ جولائی ۲۰۰۰ء۔

☆ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے زیر انتظام صوبائی قبائلی علاقہ جات پر نوٹیفیکیشن نمبر 1/75-SOS/HD/20002, مورخہ ۱۵ دسمبر ۲۰۰۲ء کی رو سے اطلاق ہوگا۔

[1][(د) ''بچہ'' سے ایسا شخص مراد ہے، جس کی عمر ارتکاب جرم کے وقت اٹھارہ سال سے کم ہو؛

(ہ) ''عدالت'' سے دفعہ ۱۳ کے تحت قائم کردہ انسداد دہشت گردی کی عدالت مراد ہے؛

(و) ''دھماکہ خیز مواد'' سے کوئی بھی بم، گرنیڈ، ڈائنامائٹ یا کوئی اور دھماکہ خیز مادہ مراد ہے جو کسی بھی شخص کو زخمی کرنے یا کسی بھی جائیداد کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہو اس میں ایسا دھماکہ خیز مواد بھی شامل ہے جس کی آتش گیر مواد ایکٹ، [Explosives Act] ۱۸۸۴ء (ایکٹ نمبر ۴ بابت ۱۸۸۴ء) میں صراحت کی گئی ہے؛

(ز) ''آتشیں اسلحہ'' سے کوئی بھی یا تمام اقسام اور گیج کی دستی بندوقیں، رائفلیں اور شارٹ گنیں مراد ہیں خواہ وہ خودکار، نیم خودکار یا بولٹ ایکشن، جیسی ہوں اِس میں دیگر تمام آتشیں اسلحہ بھی شامل ہوگا جس کی اسلحہ آرڈیننس، [Arms Ordinance] ۱۹۶۵ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۶۵ء) میں تعریف کی گئی ہے؛

(ح) ''جرمانہ'' سے مراد ہرجانے کی وہ خاص رقم ہے جو مقدمات کے حالات اور حقائق کی بناء پر عدالت مقرر کرے گی؛

[2][ح الف) ''منجمد'' کسی بھی رقم یا دیگر جائیداد کے انتقال، تبدیلی، منتقلی یا نقل وحرکت پر پابندی مراد ہے؛]

(ط) ''حکومت'' سے وفاقی حکومت یا جیسی بھی صورت ہو صوبائی حکومت مراد ہے؛

(ی) ''ضرر شدید'' سے جسمانی مضرت کی صورت میں کسی بھی فرد کو نامرد یا ناکارہ کردینا، جسم کا کوئی عضو کاٹ دینا، ناکارہ بنانا، شکل بگاڑنا یا شدید زخم لگانا مراد ہے اور جائیداد کی صورت میں سخت خسارہ، نقصان یا تباہ کرنا مراد ہے؛

(ک) ''عدالت عالیہ'' سے ایسی عدالت عالیہ مراد ہے جو ایسے علاقے کی نسبت اختیار سماعت رکھتی ہو جہاں دہشت گردی کی عدالت قائم کی گئی ہو؛

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے شقات (د) تا (ح) کی بجائے تبدیل کی گئیں جنھیں قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے شامل کیا گیا تھا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی رُو سے شامل کیا گیا۔

(ل) ''طیارے کا اغواء'' طیارے کے اغواء سے طیارے کے اندر یا باہر سے براہ راست یا کسی بھی دوسرے فرد کے ذریعے غیر قانونی طور پر طاقت، تشدد، دھمکی یا ایسی کسی بھی دیگر رکاوٹ انگیز حربے کے استعمال سے کسی طیارے پر ناجائز قبضہ کرنا یا اسے قبضے میں لے کر ہائی جیک کرنے کی کوشش کرنا مراد ہے؛

(م) ''یرغمال بنانا'' سے کسی شخص کو مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں قتل کرنے یا زخمی کرنے کی دھمکی دے کر اسے ذاتی تحویل میں رکھنا مراد ہے؛

(ن) ''اغواء برائے تاوان'' سے کسی شخص کو کسی جگہ سے اِس کی مرضی کے خلاف لے جانا یا اسے کسی جگہ جانے پر بذریعہ طاقت مجبور کرنا یا کسی بھی فریب کے ذریعے جانے پر آمادہ کرنا، اور اسے غیر قانونی طور پر حبس بے جا میں رکھنا یا رہا کرنے کی شرط کے طور پر اِس سے پیسہ، ہرجانہ یا کوئی اور مفاد وصول کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا مراد ہے؛

(س) ''ملاقات'' سے نجی یا سرکاری حیثیت میں دو یا دو سے زیادہ افراد کا باہم ملاقات کرنا مراد ہے؛

[1][(س الف) ''رقم'' کسی بھی کرنسی کے سکے یا نوٹ، پوسٹل آرڈر، منی آرڈر، بینک کریڈٹ، بینک اکاؤنٹس، اعتبار نامہ، ٹریول چیکس، بینک چیکس، بینک ڈرافٹ، کسی بھی شکل میں، الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا علاوہ ازیں اور دیگر نواع کی مالیاتی دستاویزات یا تحریری دستاویز جیسا کہ وفاقی حکومت حکم کے ذریعے صراحت کرے شامل ہیں؛]

(ع) ''تنظیم'' سے کوئی بھی گروپ، افراد کا اتحاد یا جمعیت مراد ہے [1]☆☆☆

[1][(ع الف) ''املاک'' سے کسی بھی نوعیت کی املاک، خواہ مادی ہو یا غیر مادی، منقولہ ہو یا غیر منقولہ، قابل حس یا غیر قابل حس مراد ہے اور اس میں حصص تمسکات، بانڈز اور وثیقہ اور دستاویزات جو ملکیت کا ثبوت ہوں، یا کسی بھی جرم کا جائیداد اور رقم، میں مفاد شامل ہے؛]

---

[1] ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲ کی رو سے حذف کیا گیا اور شامل کیا گیا۔

[1][(ف) ''ممنوعہ شخص'' سے کوئی بھی تنظیم جو کہ دفعہ ۱۱ ب کے تحت جدول اول میں فہرستی ہو مراد ہے؛]

[1][(ف الف) ''ممنوعہ شخص'' سے کوئی بھی شخص جو دفعہ ۱۱ ہ کے تحت جدول چہارم میں فہرستی ہو مراد ہے؛'']

(ص) ''سرکاری ملازم'' کا وہی مفہوم ہو گا جیسا کہ مجموعۂ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء [The Pakistan Penal Code] کی دفعہ ۲۱ میں یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں موجود ہے؛

(ق) ''جدول'' سے اس ایکٹ کا جدول مراد ہے؛

(ر) ''جدولی جرم'' سے جدول سوم میں بیان کردہ جرم مراد ہے؛

(ش) ''مذہبی تفرقہ'' سے کسی ایک فرقے یا فرقوں کے مخصوص نظریات سے متعلق، اس سے وابستہ یا ایسے نظریات پر مبنی مفادات کو منافقانہ انداز سے یا تعصب انگیز طریقوں سے فروغ دینا مراد ہے؛

(ت) ''مذہبی منافرت'' سے مراد لوگوں کے کسی ایسے گروہ کے خلاف نفرت اور نفاق پھیلانا ہے جو عقائد کی پیروی یا عقیدے کے حوالے سے کوئی مذہبی طبقہ یا فرقہ ہو؛

[1][(ت الف) ''منجمد کرنا'' سے رقم یا دیگر املاک کا تحویل میں یا کنٹرول میں لینا مراد ہے تا کہ ان کا انتقال، تبدیلی، منتقلی یا نقل و حرکت کو پابند کیا جا سکے؛]

(ث) ''شدید'' سے جان و مال کے لئے خطرناک مراد ہے؛

(خ) ''دہشت گردی'' یا ''دہشت گردی کا فعل'' کا وہی مفہوم ہو گا جو دفعہ ۶ میں دیا گیا ہے؛

(ذ) ''دہشت گرد'' کا مفہوم وہی ہو گا جو دفعہ ۶ (۵) میں دیا گیا ہے؛

(ض) ''دہشت گردی کی چھان بین'' سے حسب ذیل کی چھان بین مراد ہے:

(الف) اس ایکٹ کے تحت دہشت گردی کے افعال کا ارتکاب، اِس کی تیاری یا دہشت گردی کرنے پر آمادہ کرنا؛

(ب) کوئی ایسا فعل جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ دہشت گردی کے ارادے سے کیا گیا ہے؛

---

[1] ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

(ج) کسی ممنوعہ تنظیم کے وسائل؛

(د) اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب، تیاری یا جرم پر آمادہ کرنا؛ یا

(ہ) کوئی بھی دیگر فعل جس کی اِس ایکٹ کے اغراض کے لئے چھان بین کرنا ضروری ہو۔

(الف الف) ''دہشت گردی کی املاک'' سے مراد:۔

(اول)(الف) روپیہ پیسہ یا دیگر املاک جو دہشت گردی پر استعمال ہو یا جنہیں ان مقاصد کے لئے استعمال میں لائے جانے کا امکان ہو،[1][اس میں دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلقہ کسی تنظیم] کے وسائل شامل ہیں؛

(ب) دہشت گردی کرانے کی واردات سے حاصل ہونے والی آمدنی؛

(ج) دہشت گردی کے مقاصد حاصل کرنے کی سرگرمیوں سے حاصل شدہ آمدنی؛ اور

(دوم) مذکورہ بالا ذیلی دفعہ (اول) میں؛

(الف) دہشت گردی کرنے کی کسی سرگرمی سے حاصل ہونے والی آمدنی میں کسی ایسے اثاثے کا حوالہ بھی شامل ہے جو کلی یا جزوی طور پر، اور بلا واسطہ یا بالواسطہ طور پر اسی مخصوص سرگرمی کی آمدنی کو ظاہر کرتا ہو، (ان میں ارتکاب واردات کے سلسلے میں دیئے جانے والے دیگر انعامات کی ادائیگی بھی شامل ہے)؛[1][اور]

(ب) کسی تنظیم کے اثاثہ جات کے حوالے کے ضمن میں ایسا سرمایہ یا دیگر اثاثہ جات شامل ہیں جنہیں کوئی تنظیم اپنے مقاصد کے لئے اکٹھا کرے یا استعمال کرے یا ان کا اکٹھا کیا جانا یا استعمال کیا جانا مطلوب ہو،[2][اس میں کسی بھی طرح کے اثاثہ جات، خواہ ظاہر کردہ یا خفیہ، منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد اور تحریری شکل میں یا الیکٹرانک یا ڈیجیٹل صورت میں وضع کردہ یا کسی قانونی دستاویز کی صورت میں تیار کردہ کوئی اور حصص، تمسکات، بانڈز، ڈرافٹس یا دستاویزات قرضہ بھی شامل ہے]؛[2][ ]؛

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ اور شامل کیے گئے۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی ایکٹ، ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲، کی رو سے تبدیل اور حذف کیا گیا ہے۔

(ب ب) "ہتھیار" سے کسی کو زخمی کرنے والی کوئی چیز یا حسب ذیل کا باعث ہو؛
جسمانی ضرر پہنچانے کی کوئی چیز جس میں فائر کرنے کا کوئی ہتھیار دھما کہ خیز مادہ،
بم تلوار، خنجر، نکیل ڈسٹر، سٹین گن، گرنیڈ، راکٹ لانچر، مارٹر یا کوئی اور کیمیائی یا
بیالوجیکل ہتھیار یا کوئی ایسی دیگر چیز شامل ہے جسے کسی شخص کو زخمی کرنے، جسمانی
ضرر پہنچانے، ضرب لگانے یا کسی املاک کو تباہ یا سبوتا کرنے کے لئے استعمال کیا
جاسکتا ہو، ان ہتھیاروں میں ایسے ہتھیار و آلات بھی شامل ہیں جن کی وضاحت غیر قانونی
ہتھیار جمع کرانے کے ایکٹ، The Surrender Of ILLicit Arms
(Act)، ۱۹۹۱ء (نمبر ۲۱ بابت ۱۹۹۱ء) میں کی گئی ہے؛ اور

[۱] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(ج ج) اس ایکٹ میں استعمال ہونے والے مگر غیر واضح تمام جملوں اور وضاحتوں کا
مفہوم وہی ہوگا جو مجموعہ تعزیرات پاکستان، ۱۸۶۰ء
(The Pakistan Penal Code 1860) اور مجموعہ ضابطہ فوجداری،
(The Code of Criminal Procedure ۱۸۹۸ء) میں دیا گیا ہے۔

۳۔ **[منشا کا اظہار]۔** انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے حذف کردیا گیا ہے۔

۴۔ **<u>غیر مسلح طاقت کی مدد کے لئے مسلح افواج اور سول مسلح افواج طلب کرنا۔</u>** **(۱)** وفاقی حکومت کے لئے یہ حکم دینا اور ذیلی دفعہ (۲) کے تابع صوبائی حکومت کے لئے کسی علاقے میں مسلح افواج اور سول مسلح افواج کو دہشت گردانہ افعال اور جدولی جرائم کی روک تھام اور سزا کے لئے اس ایکٹ کے احکام کے مطابق طلب کرنا جائز ہوگا۔

(۲) اگر صوبائی حکومت کی رائے میں، مسلح افواج، یا سول مسلح افواج کی کسی علاقے میں موجودگی دہشت گردانہ افعال یا جدولی جرائم کے ارتکاب کی روک تھام کی غرض سے ضروری ہے تو وہ وفاقی حکومت سے استدعا کرسکے گی کہ وہ مسلح افواج یا سول مسلح افواج کی یونٹوں یا ان کے افراد پر (سائل) کی اتنی تعداد میں موجودگی یا تعیناتی کی ہدایت کرے جو دہشت گردانہ افعال یا جدولی جرائم کی روک تھام یا انہیں کنٹرول کرنے کے لئے ضروری سمجھے۔

(۳) وفاقی حکومت یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا کہ حالات حسب ذل کی تعیناتی کے متقاضی ہیں۔۔۔

(اوّل) سول مسلح افواج؛ یا

(دوم) مسلح افواج؛

---

[۱] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے حذف کیا گیا۔

کی صف بندی کے متقاضی ہیں اور اس طرح فیصلہ کرتے ہوئے، شقات (اول) یا (دوم) یا دونوں کے تحت جاری کردہ سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، ان کی تعیناتی کو مجاز بنائے گی اور ہدایت دے گی۔

۵۔ **دہشت گردی کی روک تھام کے لئے مسلح افواج اور سول مسلح افواج کا استعمال۔** (۱) کوئی بھی پولیس افسر یا مسلح افواج، یا سول مسلح افواج کا کوئی رکن جو جہاں موجود ہو یا کسی علاقے میں تعینات ہو، ضروری انتباہ کرنے کے بعد، دہشت گردانہ افعال یا جدولی جرائم کے ارتکاب کو روکنے کے لئے ضروری طاقت استعمال کر سکے گا اور، ایسا کرتے ہوئے مسلح افواج یا سول مسلح افواج کے کسی افسر کی صورت میں، مجموعہ قانون کے تحت پولیس افسر کے تمام اختیارات استعمال کرے گا۔

(۲) بالخصوص اور ذیلی دفعہ (۱) کے احکام کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، پولیس، مسلح افواج اور سول مسلح افواج کا کوئی افسر۔۔

(اول) پیشگی انتباہ کے بعد وہ کسی ایسے شخص کیخلاف جو دہشت گردی یا جدولی جرم کا ارتکاب کر رہا ہو [1]*** [2][کسی بھی افسر یا سینئر افسر کے لئے [3][معقول خدشہ قائم کرنے کے بعد کہ مذکورہ فعل یا جرم سے موت یا ضرب شدید واقع ہو سکتی ہے] وہ فائر کرے، یا کسی شخص یا اشخاص پر فائر کرنے کا حکم دے جس کے خلاف ان شرائط کے تحت وہ طاقت استعمال کرنے کا مجاز ہے، [3][:]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ حالات میں فائر کرنے کا حکم پولیس افسر دے گا جو بی ایس۔۷ سے کم عہدہ کا نہ ہو اور مساوی عہدہ کا ہو، مسلح افواج یا سول مسلح افواج کے رکن کی صورت میں یا ڈیوٹی مجسٹریٹ کے ذریعے:

مگر مزید شرط یہ ہے کہ فائر کا فیصلہ یا فائرنگ کا حکم صرف آخری تدبیر کے طور پر دیا جائے گا، اور کسی بھی صورت میں دہشت گرد حملے یا جدولی جرائم کے تدارک کے لئے ضرورت سے زائد چوٹ آذ نہیں دیا جائے گا جو موت یا ضرب شدید کے معقول خدشے کو جنم دیتا ہو:

مگر مزید شرط یہ ہے کہ فائرنگ کے تمام معاملات جو موت پر منتج ہوئے، اگر حقائق اور حالات اس کے متقاضی ہوں تو متعلقہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کے سربراہ کی جانب سے تشکیل کردہ اندرونی انکوائری کمیٹی میں نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔]

(دوم) کسی ایسے شخص کو بلا وارنٹ گرفتار کر سکے گا جس نے دہشت گردانہ فعل یا جدولی جرم کا ارتکاب کیا ہو یا جس کے خلاف معقول شکوک موجود ہوں کہ وہ اس کا مرتکب ہوا ہے یا مذکورہ فعل یا جرم کا ارتکاب کرنے والا ہے؛ اور

---

[1] بعض الفاظ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے حذف کر دیئے گئے۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کیے گئے، جن کی قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۰ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے ترمیم کی گئی تھی۔

[3] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا ہے۔

(سوم) کسی احاطہ میں گرفتاری کے لئے، یا کسی املاک، آتشیں اسلحہ، ہتھیار یا اشیاء جو دہشت گردانہ فعل یا جدولی جرم کے ارتکاب میں استعمال ہوئی ہوں یا استعمال ہونے والی ہوں کو قبضے میں لینے کے لئے بلا وارنٹ داخل ہو سکے گا اور تلاشی لے سکے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) یا (۲) میں شامل کوئی امر مجموعہ قانون کے باب نہم کے احکام اور مجموعہ قانون کی دفعہ ۱۳۲ کے احکام کو متاثر نہیں کرے گا کسی بھی شخص پر اطلاق پذیر ہوں گا جو اس دفعہ کے تحت کام کر رہا ہو۔

[۱][۶۔ **دہشت گردی۔** (۱) اس ایکٹ میں، ''دہشت گردی'' سے مراد کوئی ایسا اقدام کرنا یا کرنے کی دھمکی دینا ہے:۔

(الف) جو ذیلی دفعہ (۲) کے مفہوم کے زمرے میں آتا ہو؛ اور

(ب) اقدام کرنے یا دھمکی دینے کا مقصد حکومت یا عوام یا لوگوں کے کسی گروہ، کمیونٹی یا فرقے [۲][یا غیر ملکی حکومت یا باشندے یا بین الاقوامی تنظیم] کے خلاف تشدد کرنا اسے مرعوب یا خوفزدہ کرنا یا معاشرے میں خوف و ہراس یا عدم تحفظ کی فضا پیدا کرنا ہو؛ یا

(ج) اقدام کرنے یا دھمکی دینے کا مقصد مذہبی یا نسلی منافرت پھیلانا یا تفرقہ بازی کو فروغ دینا ہو [۳][یا عوام، سماجی شعبوں، میڈیا کی شخصیات، کاروباری طبقہ یا سول لوگوں پر حملہ کرنا بشمول ان کی املاک کو غارت کرنا، لوٹنا، آگ لگانا یا کسی دیگر ذرائع سے حکومتی اہلکاروں، تنصیبات، سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خوف دلانا، یا دہشت زدہ کرنا:]

[۴][مگر شرط یہ ہے کہ اس میں شامل کوئی بھی شے جمہوری اور مذہبی ریلیوں یا قانون کے مطابق پر امن احتجاج پر لاگو نہ ہوگی۔]

(۲) ''کارروائی'' کا مفہوم ذیلی دفعہ (۱) کے زمرے میں شامل کیا جائے گا، اگر:......

(الف) کسی بھی عمل کے ارتکاب سے موت کا سبب بنتا ہو؛

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے دفعہ ۶ کی بجائے تبدیل کی گئی جسے قبل ازیں بعض قوانین کی رو سے تبدیل کیا گیا تھا۔

۲ انسداد دہشت گردی ترمیمی ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۳ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا ہے۔

۴ ایکٹ نمبر ۲ بابت، ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۲ کی رو سے شامل کیا گیا ہے۔

(ب) اس کا ارتکاب کسی فرد کے خلاف سنگین تشدد کا باعث بنتا ہو، یا کسی شخص کو شدید زخمی کرنے یا جسمانی طور پر اسے سخت چوٹ لگانے کا باعث بن سکتا ہو؛

(ج) اس کا ارتکاب کسی جائیداد کو سخت نقصان پہنچانے کا [1][بشمول حکومتی عمارات، سرکاری تنصیبات، اسکولوں، ہسپتالوں، دفاتر یا کوئی بھی دیگر سرکاری یا نجی املاک کے، جس میں غارت گری، لوٹنے یا آتش زنی یا کسی بھی دیگر ذرائع سے املاک کو تباہ کرنا شامل ہے کا باعث بن سکتا ہو؛]

(د) اس کا ارتکاب کسی شخص کی ہلاکت یا اس کی زندگی کے لئے مہلک خطرے کا باعث بن سکتا ہو؛

(ہ) اس کا ارتکاب کسی فرد کو اغواء برائے تاوان کرنے یا یرغمال بنانے کا سبب بنے، یا کسی جہاز کو ہائی جیک کرنے کا سبب بن سکتا ہو؛

[2][(ہ ہ) کسی بھی آلہ سے دھماکہ خیز مواد کے استعمال کا ارتکاب کرتا ہے بشمول دھماکہ کے [1][کسی بھی قانونی جواز کے بغیر دھماکہ خیز مواد رکھتا ہے غیر قانونی طور پر مذکورہ دھماکہ خیز مواد سے تعلق رکھتا ہے]]؛

(و) اس کا ارتکاب مذہبی یا نسلی منافرت پھیلانے یا مذہبی تعصب، تشدد یا معاشرے میں اندرونی طور پر بے سکونی پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہو؛

[1][(ز) قانون کو ہاتھ میں لینے کا ارتکاب کرتا ہے، کسی تنظیم، فرد واحد یا گروہ جو کوئی بھی ہو، جسے قانون تسلیم نہ کرتا ہو، کی جانب سے سزا دینا، اس نظریئے کے ساتھ کہ عوام، افراد، گروہ، کمیونٹیز، سرکاری اہل کاروں کو مجبور کرنا، خوف دلانا، دہشت زدہ کرنا، ملکی قانون کے دائرہ نظر سے ماوراء جس میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں شامل ہیں؛]

(ح) اس کا ارتکاب مذہبی اجتماعات، مساجد، امام بارگاہوں، چرچوں، گوردواروں یا دیگر عبادت گاہوں پر حملہ کرنے کا سبب بنے یا خوف وہراس پھیلانے کے لیے اندھا دھند فائرنگ یا مساجد یا دیگر عبادت گاہوں پر طاقت کے ذریعے قبضہ کرنے کا سبب بن سکتا ہو؛

---

[1] ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

(ط) اس کا ارتکاب مفاد عامہ یا امن عامہ، یا آبادی کے کسی گروہ کے لئے سنگین خطرے کا باعث بننے یا اس کا ارتکاب عام لوگوں کو خوف زدہ کرنے اور انہیں گھروں سے باہر نہ نکلنے پر مجبور کرنے اور ان کے جائز کاروبار اور روزمرہ معمولات زندگی میں رخنہ اندازی کا باعث بن سکتا ہو؛

(ی) اس کا ارتکاب گاڑیاں جلانے یا کسی اور سنگین نوعیت کی لوٹ مار کرنے کا سبب بنتا ہو؛

(ک) اس کا ارتکاب دولت یا املاک لوٹنے (بھتہ وصول کرنے) کا باعث بنتا ہو؛

(ل) اس کا ارتکاب مفاد عامہ کی کسی انتفاعی سروس یا مواصلاتی نظام میں سنگین تعطل یا خرابی پیدا کرنے کا سبب بنتا ہو؛

(م) اس کا ارتکاب کسی سرکاری ملازم کے قانونی فرائض میں مداخلت کرنے یا اسے اپنے فرائض منصبی انجام دینے سے روکنے کے لئے اسے زدوکوب کرنے، خوفزدہ کرنے کا سبب بنتا ہو[1]☆؛

(ن) اس کا ارتکاب پولیس فورس، مسلح افواج، سول مسلح افواج کے کسی اہلکار یا کسی سرکاری ملازم کے خلاف سخت تشدد کا باعث بن سکتا ہو؛

[1][(س) قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف گروہوں یا افراد کی جانب سے مسلح مزاحمت کے افعال کا ارتکاب کرتا ہے؛ یا

(ع) ایف ایم اسٹیشنوں اور مواصلات کے دیگر ذرائع کے توسط سے حکومت یا اس کے متعلقہ محکموں کی قطعی منظوری کے بغیر نظریات کی تبلیغ، تعلیمات اور عقائد، کی اپنی ذاتی توضیحات کے تحت پھیلانے کا ارتکاب کرتا ہے۔]

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے زمرے میں آنے والا کوئی خطرناک اقدام کرنا یا ایسا اقدام کرنے کی دھمکی دینا جس میں آتشیں اسلحہ، دھماکہ خیز مواد یا کسی دیگر ہتھیار کا استعمال کیا جانا شامل ہو، ایکٹ کے تحت دہشت گردی شمار کیا جائے گا خواہ ذیلی دفعہ (۱) (ج) کا تقاضا پورا ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو۔

[2][(۳الف) ذیلی دفعہ (۱) میں شامل کسی بھی امر کے باوصف، جدول پنجم میں مصرحہ کنونشن کی خلاف ورزی میں کی گئی کارروائی، اس ایکٹ کے تحت دہشت گردی کا فعل ہوگی۔]

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲، کی رُو سے حذف اور اضافہ کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲، کی رُو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

(۴) دفعہ ہذا کے تحت ''اقدام'' سے مراد کوئی خطرناک کارروائی یا کارروائیوں کا سلسلہ ہے۔

(۵) ایکٹ ہذا کے تحت کسی ممنوعہ تنظیم کے مفاد کے لئے کیا جانے والا کوئی اقدام بھی دہشت گردی کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔

(۶) کوئی شخص جو اس دفعہ یا اس ایکٹ کی کسی دوسری دفعہ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کرے تو وہ دہشت گردی کا مجرم ہوگا۔

(۷) ایکٹ ہذا کے تحت ''دہشت گرد'' سے مراد کوئی ایسا شخص ہے:۔۔۔

(الف)[1][ایک فرد] جس نے ایکٹ ہذا کے تحت دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہو یا جو دہشت گردی کا ارتکاب کرانے، اس کی تیاری کرنے[1][سہولت فراہم کرنے، فنڈ فراہم کرنے] یا دہشت گردی پر آمادہ کرنے کے اقدام میں شریک ہو یا رہا ہو؛

(ب) [1][ایک فرد] جو ایکٹ ہذا نافذ ہونے سے قبل یا بالعبد دہشت گردی میں ملوث ہو یا دہشت گردی کا ارتکاب کرانے، اس کی تیاری کرنے[1][سہولت فراہم کرنے، فنڈ فراہم کرنے] یا اس پر آمادہ کرنے کی سرگرمیوں میں شریک رہا ہو ایسے شخص کو بھی مذکورہ بالا شق (الف) میں دیئے گئے مفہوم کے مطابق شمار کیا جائے گا۔]

[2][۷۔ **اقدام دہشت گردی کی سزا۔** [3][(۱)] جو کوئی دفعہ ۶ کے تحت دہشت گردی کے فعل کا ارتکاب کرتا ہے، جس کی وجہ سے،۔۔۔

(الف) جو کسی فرد کی ہلاکت کا باعث بنے، تو وہ شخص جرم ثابت ہونے پر سزائے موت یا عمر قید کی سزا بمعہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا؛ یا

(ب) جو کسی شخص کی ہلاکت یا اس کی زندگی کے لئے خطرے کا باعث بن سکے لیکن ہلاکت یا ضرب نہ آئے تو اسے جرم ثابت ہونے پر کم از کم [4][دس سال] مگر جو [4][عمر قید] تک بڑھائی جا سکتی ہے اور جرمانے کی کا بھی مستوجب ہوگا؛ یا

(ج) جس کے باعث کسی شخص کو شدید جسمانی چوٹ یا زخم لگے تو ایسا شخص جرم ثابت ہونے پر کسی بھی نوعیت کی سزائے قید جو کم از کم [4][دس سال] کی مدت تک مگر عمر قید تک بڑھائی جا سکتی ہے اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا؛ یا

(د) جس کے باعث کسی جائیداد کو شدید نقصان پہنچے، تو ایسے شخص کو جرم ثابت ہونے پر، کسی بھی نوعیت کی کم از کم دس سال کی سزائے قید جو اس سے زیادہ نہیں ہوگی [4][مگر عمر قید تک توسیع دی جا سکتی ہے] اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا؛ یا

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے حذف اور اضافہ کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ بابت ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۶، کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[3] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے دوبارہ نمبر دیا گیا۔

[4] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۵ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۳ کی رُو تبدیل اور شامل کیا گیا۔

(ہ) جس کے باعث اغواء برائے تاوان یا کسی فرد کو یرغمال بنانے کے جرم کا ارتکاب ہو، ایسے شخص کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی[۱]☆☆☆؛ یا

(و) جس کے باعث جہاز کو اغواء (ہائی جیک) کرنے کے جرم کا ارتکاب ہو تو ایسا شخص جرم ثابت ہونے پر سزائے موت[۱]☆☆☆ اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا؛

[۲][(وو) جس نے تخریبی سرگرمی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کی (ہ ہ) کے تحت ارتکاب کیا ہو، اسے جرم ثابت ہونے پر کم سے کم چودہ سال کی سزائے قید مگر عمر قید تک بڑھائی جاسکتی ہے کی سزا دی جاسکے گی؛]

(ز) جس کی تخریبی سرگرمیاں دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کی شقات (و) اور (ز) کے زمرے میں آتی ہوں، ایسے شخص کو جرم ثابت ہونے پر کم از کم [۲][دو سال] تک اور زیادہ سے زیادہ [۲][پانچ سال] تک سزائے قید بمعہ جرمانہ سزا دی جاسکے گی؛

(ح) جس کی تخریبی سرگرمیاں دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کی شقات (ح) تا (ن) کے تحت آتی ہوں، جرم ثابت ہونے پر کم از کم [۲][پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ [۲][دس سال] تک سزائے قید یا بمعہ جرمانہ سزا دی جاسکے گی؛

(ط) جس کی کوئی دیگر تخریبی سرگرمیاں بالا شقات (الف) تا (ح) کے تحت نہ آتی ہوں یا اس ایکٹ کے کسی دیگر حکم کے تحت، جرم ثابت ہونے پر، کم از کم [۲][پانچ سال] تک اور زیادہ سے زیادہ [۲][دس سال] تک سزائے قید یا بمعہ جرمانہ سزا دی جاسکے گی؛

[۱][(۲) ملزم، جو اس ایکٹ کے تحت جرم ثابت ہونے پر دس سال یا زائد تک سزائے قید کا مستوجب ہوگا بشمول اغوائے برائے تاوان اور ہائی جیکنگ کے املاک کی ضبطی کا مستوجب ہوگا۔]

[۳]☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے حذف اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۳۔ دفعات ۷ الف اور ۷ ب انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۰ء (نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۰ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے حذف کی گئیں جنہیں قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۷ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

۸۔ **فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے یا اسے اچھالنے والے افعال کی ممانعت۔** کوئی شخص جو۔۔۔

(الف) دھمکی آمیز، غلیظ یا ہتک آمیز الفاظ استعمال کرے یا رویہ اختیار کرے؛ یا

(ب) کسی ایسے تحریری مواد کی نمائش کرے، شائع کرے یا تقسیم کرے جو دھمکی آمیز غلیظ یا ہتک آمیز ہو؛ یا

(ج) بصری تصویریات یا آوازوں کی ریکارڈنگ تقسیم کرے یا دکھائے یا چلائے جو دھمکی آمیز غلیظ یا ہتک آمیز ہوں؛ یا

(د) اپنے قبضے میں اس خیال سے دھمکی آمیز، غلیظ یا ہتک آمیز تحریری مواد رکھے یا بصری تصویریات یا آوازوں کی ریکارڈنگ رکھے تاکہ وہ خود یا کوئی دوسرا ان کی نمائش کر سکے یا شائع کر سکے تو وہ جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ۔۔۔

(اوّل) اس کے ذریعے فرقہ دارانہ منافرت کو اچھالے؛ یا

(دوم) تمام تر حالات کے باوجود، اس طرح فرقہ وارانہ منافرت کو اچھالا جا سکتا ہو۔

۹۔ **دفعہ ۸ کے تحت جرم کے لئے سزا۔** جو کوئی دفعہ ۸ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے تو وہ [1][۵] سال تک کی مدت کے لئے [2]سزائے قید، [3][اور جرمانے] کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے "سات" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ لفظ "سخت" انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۹ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۱۰۔ **داخل ہونے یا تلاشی لینے کا اختیار۔** اگر پولیس، مسلح افواج یا سول مسلح افواج کے کسی افسر کو یہ اطمینان ہو کہ شک کرنے کی معقول وجوہ موجود ہیں کہ کوئی شخص دفعہ ۸ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تحریری مواد یا ریکارڈنگ اپنے قبضے میں رکھتا ہے تو اس احاطے میں داخل ہو سکے گا اور تلاشی لے سکے گا جہاں اسے شک ہو کہ مواد یا ریکارڈنگ موجود ہے اور اسے قبضے میں لے سکے گا[۱][:]

[۱][مگر شرط یہ ہے کہ متعلقہ افسر مذکورہ یقین کی وجوہات تحریری طور پر قلمبند کرے گا اور اس کی ایک نقل اس شخص کو دے گا یا عمارت پر چسپاں کروائے گا۔]

۱۱۔ **ضبطی کا حکم دینے کا اختیار۔** (۱) [۲][انسداد دہشت گردی کی عدالت] جس کی طرف سے دفعہ ۹ کے تحت کوئی شخص جرم کا سزایاب ہو، اس سے متعلق مواد یا ریکارڈنگ کو ضبط کرنے کا حکم دے گی۔

(۲) جب کوئی شخص جس نے مواد یا ریکارڈنگ اکٹھی کی ہو نہ ملے یا اس کی شناخت نہ ہو سکے تو [۲][انسداد دہشت گردی کی عدالت] اس افسر کی درخواست پر جس نے مواد یا ریکارڈنگ ضبط کی ہو، بحق سرکار ضبط کرے گی اور اسے فروخت کرنے کی ہدایت دے گی۔

[۳][۱۱ الف۔ **دہشت گردی میں ملوث تنظیمیں۔** [۴][(۱)] اس ایکٹ کے اغراض کے لئے، کوئی تنظیم دہشت گردی میں ملوث ہو گی اگر وہ:

(الف) دہشت گردی کے افعال کا ارتکاب کرتا ہے [۴][سہولت بہم پہنچانا] یا شمولیت اختیار کرتا ہے؛

(ب) دہشت گردی کے لئے تیار کرتا ہے؛

(ج) دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے یا حوصلہ افزائی کرتا ہے؛

(د) دہشت گردی سے منسلکہ کسی بھی تنظیم کے ساتھ تعاون کرتا ہے یا مدد کرتا ہے؛

(ہ) منافرت کو شہہ دینے میں مربیانہ سلوک اختیار کرنا اور مدد کرنا اور مزہب، فرقہ یا نسلی سلسلوں کی توہین کرنا جو بے سکونی پیدا کرنے کا باعث بنے؛

(و) جنہوں نے دہشت گردی کے افعال کا ارتکاب کیا ہو ان کو مرتبے یا برادری سے خارج کرنے میں ناکام ہوتا ہے اور ان اشخاص کو بطور ہیرو پیش کرنا؛

(ز) بصورت دیگر دہشت گردی سے منسلک ہو

[۴][(۲) تنظیم ذیلی دفعہ (۱) میں شامل ہو گی، اگر:۔۔۔

(الف) ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ دہشت گردوں یا دہشت گرد تنظیموں کی جانب سے بلاواسطہ یا بلاواسطہ کنٹرول یا ملکیت میں ہوں؛ یا

(ب) ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ دہشت گردوں یا دہشت گرد تنظیموں کی جانب سے یا ان کی ہدایات پر کارروائیاں کرے۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۹ کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۳۔ نئی دفعات ۱۱ الف تا ۱۱ خ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے شامل کی گئیں۔

۴۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے دوبارہ نمبر دیا گیا، شامل کیا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

[1][۱۱ب۔ **تنظیموں پر ممانعت۔** (۱) وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں حکم کے ذریعے، جدول اوّل میں کسی بھی تنظیم کو یک طرفہ بنیاد پر بطور ممنوعہ تنظیم درج فہرست کر سکتی ہے، اگر یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتی ہو تو کہ۔

(الف) دہشت گردی سے وابستہ ہے؛ اور

(ب) اس ایکٹ کے تحت ممنوعہ کسی بھی فرد یا تنظیم کے بلاواسطہ یا بلواسطہ، کنٹرول یا ملکیت میں ہے؛

(ج) اس ایکٹ کے تحت ممنوعہ کسی فرد یا تنظیم کی ہدایت پر اُس کی جانب سے کارروائیاں کر رہی ہے۔

وضاحت:۔ معقول وجوہات سے متعلقہ رائے کی نسبت مصدقہ ذرائع سے وصول شدہ معلومات کی بنیاد پر یہ یقین کیا جاسکتا ہو کہ معلومات خواہ مقامی ہوں یا غیر ملکی کی بنیاد پر قائم کی جاسکتی ہے جس میں حکومتی اور انضباطی اتھارٹیز، قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں، مالیاتی، انٹیلیجنس یونٹس، بینک اور غیر بینکار کمپنیاں اور بین الاقوامی ادارے شامل ہیں۔

(۲) ممنوعہ تنظیم کو ممانعت کا حکم جاری ہونے کے تین ایام کے اندر وجوہات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔]

---

[1] ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۳ تا ۶ کی رُو سے حذف، تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۱۱ج۔ **نظرثانی کا حق۔** [۱](۱) اگر کسی ممنوعہ تنظیم کو دفعہ ۱۱ب کے تحت جاری کردہ وفاقی حکومت کے کسی حکم پر اعتراض ہو، تو وہ، مذکورہ حکم نامہ جاری ہونے کے بعد تیس ایام کے اندر، وفاقی حکومت کو نظر ثانی کی درخواست دائر کر سکتی ہے، جس میں درخواست دائر کرنے کی وجوہات بیان کی گئی ہوں، وفاقی حکومت معاملے کا جائزہ لینے کے، بعد نوے ایام کے اندر معاملے کا فیصلہ کرے گی۔

(۲) اگر کسی تنظیم کی نظر ثانی کی درخواست ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مسترد کر دی گئی ہو تو وہ نظر ثانی کی درخواست مسترد ہونے کے تیس ایام کے اندر عدالت عالیہ میں نظر ثانی اپیل دائر کر سکے گی۔

[۱]☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[۱]۱۱ج ج۔ **ممانعت پر نظر ثانی کمیٹی۔** وفاقی حکومت، ممانعت پر نظر ثانی کے لئے کمیٹی تشکیل دے گی، جو تین حکومتی افسران پر مشتمل ہوگی، جس میں نمائندہ وزارت قانون وانصاف، کمیٹی کے چیئرمین کے ساتھ جو وفاقی حکومت کے جوائنٹ سیکرٹری کے عہدے سے کم نہ ہوگا، کہ وہ دفعات ۱۱ج اور ۱۱ہ کے تحت دائر شدہ درخواستوں پر، تیس ایام کے اندر، فیصلہ کرے گی۔]

۱۱و۔ **نگرانی کرنے کا حکم۔** جب وفاقی حکومت کو [۱][معقول وجوہات] کی بناء پر یقین ہو جائے کہ کوئی تنظیم دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے؛

(۱) اس تنظیم کو حسب ذیل وجوہات کی بناء پر زیر نگرانی رکھا جا سکتا ہے، اگر:۔

(الف) اگر وفاقی حکومت کے حکم سے اس کا نام جدول دوم میں شامل کیا گیا ہو؛ یا

(ب) اگر یہ اسی نام سے سرگرم عمل ہو جس نام سے یہ جدول دوم میں بطور تنظیم مندرج ہو۔

(۲) اگر کسی تنظیم یا شخص کو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جاری شدہ نگرانی کے حکم پر اعتراض ہو تو، وہ وفاقی حکومت کو نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے، جو، درخواست دہندہ کو سننے کے بعد ساٹھ ایام کے اندر درخواست پر فیصلہ کرے گی۔

(۳) جب کوئی تنظیم زیر نگرانی ہو تو، وفاقی حکومت متعلقہ تنظیم کو وضاحت پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد ہی نگرانی کی میعاد میں مزید توسیع کر سکے گی۔

---

[۱] ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۱۴ء، کی دفعات ۳ تا ۶ کی رُو سے تبدیل اور حذف کیا گیا۔

(۴) ہر ایک زیرنگرانی رکھے جانے کا عرصہ چھ ماہ ہوگا، اور متعلقہ تنظیم کو وضاحت کا موقع پیش کرنے کے بعد وفاقی حکومت اس میں توسیع کر سکے گی۔

۱۱۔ **ممنوعہ تنظیم کے خلاف اقدام۔** جبکہ کسی تنظیم پر پابندی عائد کئے جانے کی صورت میں۔۔۔

(۱) وفاقی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے دیگر اقدامات کے علاوہ۔۔۔

(الف) اس کے دفاتر، اگر کوئی بھی ہوں، سربمہر کر دیئے جائیں گے؛

[1]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(ج) تمام لٹریچر، اشتہارات، بینرز یا طبع شدہ، الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا دیگر مواد ضبط کر لیا جائے گا؛ اور

(د) ممنوعہ تنظیم کی جانب سے یا اس کی حمایت میں، کسی طرح کے اخباری بیانات کی اشاعت، طباعت، یا تشہیر، پریس کانفرنسیں یا جلسوں کی ممانعت ہوگی۔

[2][(۱الف) تنظیم کی ممانعت پر، اگر مذکورہ تنظیم کے عہدہ داران، سرگرم عمل یا ارکان یا اُن کے شریک کار ممنوعہ تنظیم کی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے پائے جائیں، اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت کسی دیگر کارروائی کے علاوہ ازیں وہ حسب ذیل کے مستوجب ہوں گے،۔۔

(الف) اُن کو کوئی بھی پاسپورٹ جاری نہیں کیا جائے گا یا اُن کو باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی؛

(ب) کوئی بینک یا مالیاتی ادارہ یا کوئی دیگر ادارہ جو مالیاتی معاونت فراہم کرتے ہیں مذکورہ شخص کو کسی بھی قرض کی سہولت یا مالیاتی معاونت یا مذکورہ اشخاص کو کریڈٹ کارڈ کا اجراء نہ کر سکیں گے؛ اور

(ج) اسلحہ لائسنس، اگر پہلے سے جاری ہو چکا ہو، منسوخ متصور ہوگا اور اسلحہ فی الفور قریبی پولیس اسٹیشن میں جمع ہوگا، جس میں ناکامی پر مذکورہ اسلحہ ضبط ہو جائے گا اور مذکورہ اسلحہ کا حامل پاکستان آرمز آرڈیننس، ۱۹۶۵ء (مغربی پاکستان نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۶۵ء) میں فراہم کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ مذکورہ شخص کو، کسی بھی نوع کا، نیا لائسنس جاری نہیں کیا جائے گا۔]

(۲) ممنوعہ تنظیم، اپنی آمدنی یا سیاسی و سماجی سرگرمیوں پر کئے گئے اخراجات کے تمام حسابات وفاقی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ حاکم مجاز کو پیش کرے گی اور فنڈز حاصل کرنے کے تمام ذرائع ظاہر کرے گی۔

---

[1] ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۷ کی رو سے حذف کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۵، کے تحت شامل کیا گیا۔

[1] [۱۱ہ۔ شخص کی ممانعت۔]

[1] [(۱) وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں حکم کی اشاعت کے ذریعے، یک طرفہ بنیاد پر کسی شخص کو بطور ممنوعہ شخص درج فہرست کر سکتی ہے، اگر یہ باور کرنے کی معقول وجہ ہو کہ مذکورہ شخص۔۔۔۔

(الف) دہشت گردی سے منسلک ہے؛

(ب) اس ایکٹ کی دفعہ ۱۱د کے تحت زیر نگرانی رکھا گیا یا دفعہ ۱۱ب کے تحت ممنوعہ تنظیم کا ایک سرگرم عمل، عہدیدار، شریک کار ہے؛ اور

(ج) کسی بھی طرح مذکورہ تنظیم منسلکہ ہے یا متعلقہ ہے یا متعلقہ ہونے کا شبہ ہے یا دہشت گردی یا فرقہ پرستی سے وابستہ کسی بھی گروہ یا تنظیم کے ساتھ وابستہ ہے یا ملوث ہونے کا شبہ ہے یا اس ایکٹ کے تحت ممنوعہ کسی تنظیم یا شخص کی جانب سے یا اُس کی ہدایت پر کارروائی کرتا ہے۔

وضاحت۔ معقول وجوہات سے متعلقہ رائے کی نسبت مصدقہ ذرائع سے وصول شدہ معلومات کی بنیاد پر یہ یقین کیا جاسکتا ہو کہ معلومات خواہ مقامی ہوں یا غیر ملکی، جس میں حکومتی اور انضباطی اتھارٹیز، قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں، مالیاتی، انٹیلیجنس یونٹس، بینک اور بینکار کمپنیاں اور بین الاقوامی ادارے شامل ہیں۔]

---

[1] ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے حذف، شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[1][(الف) ممنوعہ شخص کو ممانعت کا حکم جاری ہونے کے تین ایام کے اندر وجوہات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔]

(۲) جب کسی شخص کا نام جدول چہارم میں درج ہو تو، وفاقی یا[1]☆ ☆ ☆جیسی بھی صورت ہو، کسی دوسرے عمل کو مضرت پہنچائے بغیر جو اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت مذکورہ شخص کے خلاف قابل پیش رفت ہو تو، حسب ذیل اقدام کرے گی اور حسب ذیل اختیارات استعمال کرے گی، یعنی:۔

(الف) مذکورہ شخص سے ایک یا زائد ضمانتوں کے ہمراہ اس علاقے کے ڈسٹرکٹ پولیس افسر کے اطمینان کے موافق جس میں مذکورہ شخص معمولاً رہائش رکھتا ہو، یا کاروبار کرتا ہو، نیک چال چلن اور دہشت گردی کے کسی بھی فعل میں ملوث نہ ہونے اور کسی بھی طرح ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ تنظیم کے مقاصد کو فروغ دینے میں ملوث نہ ہونے کا ایک بانڈ طلب کرے گی جو اتنی مدت کے لئے جو تین سال سے زائد نہ ہو اور اتنی رقم کا ہو جو مقرر کی گئی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب وہ بانڈ کی تعمیل میں ناکام رہے یا ڈسٹرکٹ پولیس افسر کے اطمینان کی حد تک ضمانت یا ضمانتیں فراہم نہ کر سکے تو اسے حراست میں لینے اور چوبیس گھنٹوں کے اندر کسی عدالت کے روبرو پیش کرنے کا حکم دے گا جو اُسے اُس وقت تک قید میں رکھنے کا حکم دے گی جب تک وہ بانڈ کی تعمیل نہیں کرتا یا تسلی بخش ضمانت یا ضمانتیں اگر مطلوب ہوں، بہم پہنچاتا، یا شق (الف) کے تحت حکم کی میعاد ختم ہونے پر ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر وہ نابالغ ہو تو، صرف ضمانت یا ضمانتوں کے ذریعے تعمیل شدہ بانڈ قابل قبول ہوگا؛

---

[1] ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رو سے حذف، شامل یا تبدیل کیا گیا۔

(ب) کسی بھی ایسے شخص سے جو کچھ عرصے کے لئے اپنی مستقل رہائش گاہ چھوڑ کر کہیں جائے تو اسے جانے سے قبل متعلقہ علاقے کے پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر سے پیشگی اجازت لینے اور آمد ورفت کے مقامات سے متعلق اور دوران قیام ملاقات کرنے والے اشخاص کے بارے میں مطلع رکھنے کا حکم دے گی؛

(ج) یہ حکم دے گی،

(اوّل) کہ اس کی نقل وحرکت کسی مقام یا علاقے تک محدود رہے جو حکم میں مصرحہ ہے؛

(دوم) کہ وہ اپنے آپ کو ایسے اوقات اور مقامات اور ایسے طریقے پر پیش کرے جو حکم میں مصرحہ ہو؛

(سوم) کہ وہ دونوں طرح کی ہدایات کی تعمیل کرے؛ اور

(چہارم) کہ وہ حکم میں مصرحہ علاقوں میں رہائش نہیں رکھے گا۔

(د) ہدایت دے کہ وہ حکم میں مصرحہ گردونواح بشمول مندرجہ ذیل مقامات میں سے کسی علاقے کا اس پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کی تحریری اجازت کے بغیر جس کی حدود میں مذکورہ مقام واقع ہو، نہ تو معائنہ کرے گا یا نہ ہی وہاں جائے گا، یعنی:۔

(اوّل) اسکول، کالج اور دیگر ادارے جہاں اکیس سال سے کم عمر کے اشخاص یا خواتین کو تعلیم یا دیگر تربیت دی جاتی ہو یا مستقلاً یا عارضی طور پر رہائش رکھتے ہوں؛

(دوم) تھیٹر، سینما گھر، میلے، تفریح پارک، ہوٹل، کلب، ریسٹورنٹ، چائے خانہ اور عوامی تفریح یا تفریح کا کوئی دوسرا مقام؛

(سوم) ائیرپورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ، ٹیلی فون ایکسچینج، ٹیلی ویژن اسٹیشن، ریڈیو اسٹیشن اور ایسے دیگر مقامات؛

(چہارم) پبلک یا پرائیویٹ پارک اور باغات اور پبلک یا پرائیویٹ کھیل کے میدان؛ اور

(پنجم) کسی پبلک میٹنگ یا جلوس کا منظر دیکھنا یا جلسہ دیکھنا خواہ وہ کسی بند جگہ پر یا بصورت دیگر کسی عوامی اہمیت کے فیسٹیول یا دیگر تقریبات کے سلسلے میں منعقد ہو؛

(ہ) مذکورہ اشخاص یا ان کے قریبی اہل خانہ مثلاً والدین، زوجین، اور بچوں کے اثاثہ جات، پولیس یا حکومت کی کسی دوسری ایجنسی کے ذریعے چیک کرنا اور ان کی چھان بین کرنا جو تحقیق کی اغراض کے لئے متعلقہ قانون کے تحت اسے حاصل اختیارات استعمال کرتے ہوئے یہ یقین کرے گی کہ آیا اثاثہ جات اور آمدنی کے وسائل قانونی ہیں اور جائز مقاصد کے لئے خرچ کئے گئے ہیں:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا شق (د) یا (ہ) کے تحت تین سال کی مدت سے زائد کے لئے کوئی فعال حکم وضع نہیں کیا جائے گا؛ اور

(و) مذکورہ شخص کی سرگرمیوں کو پولیس یا حکومت کی کسی دوسری ایجنسی کے ذریعے یا اس مقصد کے لئے نامزد کردہ کسی شخص یا اتھارٹی کے ذریعے مانیٹر کیا جائے گا اور نگرانی کی جائے گی۔

[1](۳) کوئی بھی شخص وفاقی حکومت کی طرف سے جاری ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وضع کردہ کسی حکم کی رُو سے متاثرہ ہو تو وہ مذکورہ حکم کے تیس ایام کے اندر، تحریری طور پر، وفاقی حکومت کو وجوہات جس پر وہ وضع کی گئی، بیان کرتے ہوئے نظر ثانی کی اپیل دائر کر سکے گا اور حکومت اس شخص کو سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد معقول وجوہات کی بناء پر معاملہ کا نوے ایام کے اندر فیصلہ کرے گی۔

---

[1] ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے حذف، شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[1][(۴الف) کوئی شخص جس کی ذیلی دفعہ (۴) کے تحت نظر ثانی کی درخواست مسترد ہو چکی ہو، نظر ثانی شدہ درخواست کے مسترد ہو جانے کے تیس ایام کے اندر عدالت عالیہ کو اپیل کر سکے گا۔]

(۴) کوئی شخص جو وفاقی [1]☆☆☆ کی کسی ہدایت یا حکم یا ذیلی دفعہ (۲) میں محولہ بانڈ کی شرائط کی خلاف ورزی کرے تو وہ، تین سال تک کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔]

[2][۱۱ہ ہ۔ **مشتبہ اشخاص کو گرفتار کرنے اور حراست میں رکھنے کے اختیارات۔** (۱) حکومت اگر مطمئن ہو کہ دفعہ ۱۱ہ ہ میں محولہ فہرست میں شامل کسی شخص کے نام کے تدارک کے پیش نظر، ایسا کرنا ضروری ہو تو، تحریری حکم کے ذریعے، گرفتار کرنے اور حراست میں رکھنے کی ہدایت دے، مذکورہ تحویل میں جیسا کہ قابل اطمینان ہو، مذکورہ شخص اتنی مدت جتنی کہ حکم میں مصرحہ، اور حکومت اگر مطمئن ہو کہ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ایسا کرنا ضروری ہے، مذکورہ حراست کی مدت کو وقتاً فوقتاً بڑھا کر اس مدت تک کر سکے گی جو بارہ ماہ کی مجموعی مدت سے زائد نہ ہو۔

(۲) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۱۰ کے احکام بعض تبدیلیوں کے ساتھ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دیئے گئے حکم کے مطابق کسی شخص کی گرفتاری اور حراست میں لینے پر نافذ ہوں گے۔]

۱۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے حذف، شامل اور تبدیل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس نمبر ۱۲ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[1] [۱۱ءءء۔ **تفتیش کے لئے امتناعی نظر بندی:۔** [2] [(۱) حکومت یا، جہاں دفعہ ۴ کے

احکامات پر، مسلح افواج یا سول مسلح افواج سے، جیسی بھی صورت ہو، حکومت کے خصوصی یا عمومی حکم کے تابع اس کی نسبت یہ التجا کرے کہ کوئی بھی شخص جو اس ایکٹ کے تحت کسی جرم میں ملوث ہے اس کی وجوہات قلم بند کرنے کے بعد اور تین ماہ کی مدت کے لئے امتناعی نظر بندی کا حکم جاری کر سکے گی جو پاکستان کی سلامتی یا دفاع سے متعلق ہو، یا اس کا کوئی حصہ ہو، یا امن عامہ میں ٹارگٹ کلنگ سے متعلق ہو، اغواء برائے تاوان، اور جبری حصولی رجتہ، یا اس کی سپلائی کو بحال کرنے یا خدمات دینے سے متعلق ہو، یا جس کے خلاف معقول شکایت کی گئی ہوں یا مصدقہ معلومات وصول ہوئی ہوں یا معقول شبہ موجود ہو کہ اس کا ان کے ساتھ تعلق ہے تو اس غرض کے لئے تفتیش کی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ شخص کی نظر بندی بشمول تین ماہ کے بعد مزید مدت کے لئے نظر بندی، دستور کے آرٹیکل ۱۰ کے احکامات کے تابع ہوگی۔]

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت تفتیش کی انجام دہی پولیس افسر کر سکے گا جو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہوگا یا مشترکہ تفتیشی جماعت (JIT) جس کا اعلان حکومت کرے گی، جو پولیس افسر پر جو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہو اور دوسرے تفتیشی اداروں کے افسران پر مشتمل ہوگا اور تفتیشی افسر کے اختیارات وفاقی تفتیشی ادارہ ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۸ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۵ کے مطابق تفویض کیے جائیں گے[2] [:]

[2] [مگر شرط یہ ہے کہ جہاں نظر بندی کا حکم ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مسلح افواج یا سول مسلح افواج کی جانب سے جاری کیا گیا ہو تو، تفتیش مشترکہ تفتیشی جماعت (JIT) کی جانب سے انجام دی جائے گی جو مسلح افواج یا سول مسلح افواج، جیسی بھی صورت ہو، خفیہ اداروں اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں، بشمول پولیس افسر جو پولیس سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہو کے اراکین پر مشتمل ہوگی۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۳ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

[1][(۱۲الف) ذیلی دفعات (۱) اور (۲) کے احکامات ایسی مدت کے لئے نافذ رہیں گی جیسا کہ حکومت وقتاً فوقتاً مشتہر کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ مدت انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کے آغاز نفاذ پر دو سال سے زائد نہ ہوگی۔]

(۳) نظر بند شخص کو اس کی نظر بندی کے چوبیس گھنٹوں کے اندر، عدالت کے صدارتی افسر کے روبرو بند کمرہ میں یا اس کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ وسیشن جج یا شرعی نظام عدل ضوابط، ۲۰۰۹ء کے تحت تقرر کردہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا، اگر اور جب نظر بندی کی مدت میں کسی بھی توسیع کے لئے درخواست کی گئی تو عدالت کے صدارتی افسر کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(۴) انکوائری کے دوران متعلقہ پولیس افسر جو کہ سپر انٹنڈنٹ کے عہدہ سے کم تر درجہ کا نہ ہوگا یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کا ہم پلہ افسر یا مشترکہ تحقیقاتی ٹیم (JIT) کے اراکین، جیسی بھی صورت ہو، کسی شخص کی تلاشی حراست اور املاک کی قرقی کی نسبت ان کو تمام اختیارات حاصل ہوں گے، اور دوسرا متعلقہ مواد جو کہ جرم کے ارتکاب سے منسلک ہو اور اس کے پاس تمام اختیارات ہوں گے جو کہ اس مجموعہ کے تحت یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت جرم کی تفتیش کی نسبت کسی پولیس افسر کو حاصل ہو سکتے ہیں:

مگر شرط یہ ہے کہ نظر بند شخص کو نظر بندی مرکز میں رکھا جائے گا جیسا کہ حکومت کی طرف سے مشتہر کیا گیا ہو اور عدالت کا افسر صدارت جس کا حوالہ ذیلی دفعہ (۳) میں دیا گیا ہے مجاز ہوگا کہ وہ نظر بندی مرکز کا معائنہ کرے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تحویل فی الوقت نافذ العمل قانون کی مطابقت میں ہے۔

[2][(۵) اس دفعہ کے تحت کسی بھی نظر بند شخص کو طبی معائنہ کی سہولت فراہم کی جائے گی جیسا کہ قواعد کے ذریعے سے مقررہ ہوں۔]

۱۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۳ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا ہے۔

۲۔ یکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۶ کی رو سے تبدیل کیا گیا

۱۱ءءءء۔ املاک کے تصفیہ کی ممانعت۔ (۱) اگر انکوائری یا تحقیق کے دوران، پولیس افسر جو کہ سپرانٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ سے کم تر درجہ کا نہ ہو یا مشترکہ تحقیقاتی ٹیم، جیسی بھی صورت ہو، کو اس بات پر یقین کرنے کے کافی شواہد موجود ہوں کہ کوئی بھی املاک جو کہ انکوائری یا تحقیق کی شے متنازعہ ہے، موزوں اتھارٹی سے اس کی فروخت کا حکم حاصل کرنے سے قبل اسے ہٹایا، منتقل یا علاوہ ازیں فروخت کیا جارہا ہے، مذکورہ افسر یا ٹیم تحریری حکم کے ذریعے، کسی مالک کو یا کسی بھی شخص کو فی الوقت جس کے قبضے میں ہو ہدایت کر سکتی ہے کہ وہ مذکورہ جائیداد کو نہ ہٹا، منتقل یا فروخت نہ کرے کسی بھی طریقہ کار پر ماسوائے مذکورہ افسر یا ٹیم کی پیشگی منظوری کے، جیسی بھی صورت ہو، اور مذکورہ حکم عدالت کے کسی بھی حکم کے تابع ہوگا جس کو اس معاملے میں اختیار سماعت ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وضع کردہ حکم کی کسی بھی خلاف ورزی پر دو سال تک قید با مشقت یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔]

۱۱و ممنوعہ تنظیم کی رکنیت، اعانت اور ملاقاتیں۔ (۱) کوئی شخص اگر وہ ممنوعہ تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتا ہو یا وہ اس سے وابستگی کا دعویٰ کرے، تو وہ ملزم گردانا جائے گا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی جرم کے مرتکب شخص کو جرم ثابت ہونے پر چھ ماہ تک سزائے قید اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۳) کوئی شخص جرم کا ارتکاب کرے گا اگر وہ:۔

(الف) کسی ممنوعہ تنظیم کے لئے اعانت حاصل کرے یا طلب کرے، اور اعانت پیسے یا دیگر جائیداد کی فراہمی ہی نہ ہوگی، یا اس تک محدود نہ ہوگی؛ یا

(ب) کسی جلسہ کا اہتمام، انتظام یا انتظام کرنے میں معاونت، یا خطاب کرے جو کہ وہ جانتا ہو کہ:۔

(اوّل) ممنوعہ تنظیم کی حمایت میں ہے؛

(دوم) ممنوعہ تنظیم کی سرگرمیوں میں اضافہ کا باعث ہے؛ یا

(سوم) وہ جانتا ہو کہ یہاں کوئی ایسا شخص خطاب کرے گا جو ممنوعہ تنظیم سے وابستہ ہے یا اس سے تعلق کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۴) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ کسی جلسے سے خطاب کرے، کسی مذہبی اجتماع میں وعظ کرے اور اس کا خطاب اور عظ خواہ زبانی تحریری، الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا بصورت دیگر ہو اور اس کے خطاب اور وعظ کا مقصد کسی ممنوعہ تنظیم کے لئے حمایت حاصل کرنا یا اس کی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہو۔

(۵) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا جو کسی ممنوعہ تنظیم کے لئے استدعا کرلے[ل][رقم یا دیگر املاک] کی، جمع کرے یا اس میں اضافہ کرے۔

(۶) ذیلی دفعہ (۳)، (۴) اور (۵) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والا کسی شخص کو جرم ثابت ہونے پر کم سے کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک سزائے قید اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ل ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۶ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۱۱ز۔ **وردی** (۱) کوئی شخص مجرم شمار کیا جائے گا، اگر وہ:۔۔۔

(الف) کوئی ایسا کپڑا پہنے یا کوئی ایسی چیز، علامت، اشتہار یا کوئی جھنڈا یا بینر اٹھائے یا اس کی نمائش کرے جس سے کسی ممنوعہ تنظیم سے تعلق یا وابستگی ظاہر ہوتی ہو؛ یا

(ب) کوئی ایسی وردی یا کپڑے پہننے یا کسی لباس کی نمائش کرے یا اُن کی ایسے انداز میں نمائش کرے یا ان کو ایسی کیفیات میں پیش کرے جنہیں دیکھ کر شک پیدا ہو کہ وہ کسی ممنوعہ تنظیم کا رکن ہے یا اس کا حامی ہے؛

[1][(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص پانچ سال تک کی قید محض یا جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔]

۱۱ح۔ **فنڈز جمع کرنا۔** (۱) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ:۔

(الف) کسی دوسرے شخص سے رقم یا دیگر جائیداد فراہم کرنے کی درخواست کرے؛ اور

(ب) یہ ارادہ کرے کہ یہ دہشت گردی کی غرض کے لئے [2][یا دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلق تنظیم کی طرف سے] استعمال کی جائیں گی، یا یہ شک کرنے کی معقول وجہ ہو کہ استعمال ہو سکیں گی۔

(۲) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ:۔

(الف) وہ رقم یا دیگر جائیداد وصول کرے؛ اور

(ب) یہ ارادہ کرے کہ یہ دہشت گردی کی غرض کے لئے [1][یا دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلق تنظیم کی طرف سے] استعمال کی جائے گی، یا یہ شک کرنے کی معقول وجہ ہو کہ استعمال ہو سکیں گی]۔

---

[1] ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۷ کی رو سے، شامل کیا گیا۔

(۳) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ:۔

(الف) رقم یا دیگر جائیداد فراہم کرے؛اور

(ب) جسے معلوم ہو یا یہ شک پیدا ہونے کا معقول جواز ظاہر ہو کہ یہ دہشت گردی کے مقصد کے لئے [1][یا دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلق تنظیم کی طرف سے]

استعمال کی جائیں گی۔

(۴) اس دفعہ میں رقم یا دیگر املاک کی فراہمی کا حوالہ اس کو دیئے جانے،ادھار لینے یا بصورت دیگر، دستیاب کیئے جانے کا حوالہ ہے، خواہ بمع یا بلا معاوضہ ہو۔

۱۱ط۔ قبضہ اور استعمال۔ کوئی شخصجرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ :۔

(۱) وہ رقم یا دیگر جائیداد دہشت گردی کی اغراض کے لئے استعمال کرے؛یا

(۲) وہ:۔

(الف) رقم یا دیگر جائیداد اپنے قبضے میں رکھے؛اور

(ب) یہ ارادہ ہو کہ یہ دہشت گردی کے اغراض کے لئے،استعمال کی جائے گی، یا یہ شک کرنے کی معقول وجہ ہو کہ یہ استعمال ہو سکے گی۔

۱۱ی۔ فنڈز کا اہتمام کرنا۔ [2][(۱) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ:۔

(الف) کسی ایسی سرگرمی میں شامل ہو جائے یا اس سے وابستہ ہو جائے جس کے نتیجے میں کسی دوسرے کے لئے رقم یا دیگر جائیداد کا جمع کیا جانا یا اس کا فراہم کیا جانا یقینی ہو؛اور

---

[1] ایکٹ نمبر۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ۹ کی رُو سے دوبارہ نمبر دیا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

(ب) یہ شک کرنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ یہ رقم یا دیگر جائیداد دہشت گردی کی اغراض کے لئے استعمال کی جائے گی یا کی جاسکے گی

[1](۲) پاکستان میں یا پاکستان سے باہر پاکستانی قومیت رکھنے والا کوئی بھی شخص اس ایکٹ کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا، اگر وہ کالعدم تنظیم یا ممنوع شخص کے فائدہ کے لئے، بلاواسطہ یا بلواسطہ طور پر، کلی یا مشترکہ طور پر، قصداً یا ارادتاً رقم یا دیگر املاک بناتا ہے یا خدمات دستیاب کرتا ہے۔]

۱۱ک۔ **تطہیرِ زر۔** (۱) کوئی شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ کسی ایسے معاملے میں شریک ہو یا اس سے وابستہ ہو جس کے نتیجے میں دہشت گردی کی جائیداد حسب ذیل طریقوں سے اس کے قبضہ یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کے قبضہ یا کنٹرول میں آجائے:۔

(الف) اخفاء کے ذریعے؛

(ب) قانونی حدود سے خارج ہونے کی بدولت؛ یا

(ج) کسی نامزد شخص سے منتقلی کے ذریعے؛ یا

(د) کسی بھی دوسرے طریقے سے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع میں یہ امر ثابت کرسکتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا تھا اور یہ شک کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی کہ جو اہتمام کیا گیا ہے اس کا تعلق دہشت گردی کی املاک سے ہے۔

۱۱ل۔ **معلومات کا انکشاف کرنا۔** (۱) جب کسی شخص کو:۔

(الف) یقین ہو یا وہ شک کرے کہ کسی دوسرے شخص نے ایکٹ ہذا کی رُو سے جرم کا ارتکاب کیا ہے؛ اور

(ب) اس کا شک یا یقین ایسی اطلاعات پر مبنی ہو جو اسے اپنی تجارت، پیشے، کاروبار یا ملازمت کے دوران حاصل ہوئی ہوں تو وہ شخص مجرم شمار ہوگا بشرطیکہ وہ ایسی معلومات جس پر اس کے شک یا یقین کی بنیاد ہو جس قدر جلد ممکن ہو سکے معقول انداز میں کسی پولیس افسر تک نہ پہنچائے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے مجرم قرار دیا جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع

۱۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۹ کی رو سے دوبارہ نمبر دیا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

میں یہ ثبوت پیش کرسکتا ہے کہ اس نے کسی معقول وجہ کی بناء پر معلومات پولیس افسر کو نہیں پہنچائیں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت کسی پیشہ ور قانونی ماہر کی طرف سے کوئی ایسی معلومات منکشف کرنا ضروری نہیں جو اس نے حاصل شدہ مراعات کے تحت حاصل کی ہوں۔

(۳) کوئی شخص پولیس افسر پر:

(اول) یہ شک یا ثبوت ظاہر کرسکتا ہے کہ کوئی مخصوص رقم یا دیگر جائیداد دہشت گردی کی جائیداد یا ملکیت ہے یا دہشت گردی سے ملنے والی جائیداد سے حاصل کردہ ہے؛ یا

(دوم) ایسا مواد یا ثبوت پیش کرسکتا ہے جو شک پر مبنی ہو۔

(۴) ذیلی دفعہ (۳) اس صورت میں بھی قابل اطلاق ہوگی اگر فی الوقت کسی دوسرے قانون کے تحت معلومات کے انکشاف پر پابندی عائد ہو۔

۱۱م۔ <u>پولیس کے ساتھ تعاون۔</u> **(۱)** دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت سرگرمیوں میں شریک کوئی شخص مجرم قرار نہیں دیا جائے گا اگر وہ کسی ایسے پولیس افسر کی واضح رضامندی سے کام کر رہا ہو جس کا عہدہ ڈپٹی سپرٹینڈنٹ سے کم نہ ہو۔

(۲) اس دفعہ کی ذیلی دفعات (۳) اور (۴) کے تابع، کوئی شخص، رقم یا دوسری املاک سے متعلق کارروائی یا انتظام میں شمولیت کی بناء پر، دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت کسی جرم میں ملوث نہیں سمجھا جائے گا، اگر وہ پولیس افسر پر یہ ظاہر کردے کہ:۔

(الف) اس کے شک یا یقین کے مطابق رقم یا جائیداد دہشت گردی سے حاصل ہونے والی رقم یا جائیداد ہے؛ اور

(ب) جو معلومات وہ فراہم کرتا ہے وہ اس کے شک یا یقین کی اساس ہیں۔

(۳) اس دفعہ کے تحت ذیلی دفعہ (۲) کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہوگا اگر کوئی شخص حسبِ ذیل معلومات کا اس وقت انکشاف کرے جب۔۔۔

(الف) وہ متعلقہ لین دین میں شریک ہو جائے؛

(ب) اس نے یہ اقدام اپنے آپ کیا ہو؛ اور

(ج) جس قدر جلد قابل عمل ہو۔

(۴) اس دفعہ کے تحت ذیلی دفعہ (۲) کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا اگر ۔۔۔

(الف) جسے انکشاف سے متعلقہ لین دین یا اہتمام میں شرکت کرنے یا اپنا عمل جاری رکھنے کے بارے میں پولیس افسر منع کردے؛ اور

(ب) جو اپنی شرکت کا سلسلہ جاری رکھے۔

(۵) دفعات ۱۱ح تا ۱۱ی کی رُو سے مجرم قرار دیا جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع میں حسبِ ذیل ثبوت پیش کرسکتا ہے:۔

(الف) وہ اطلاعات کا انکشاف کرنا چاہتا تھا؛ اور

(ب) ایسا نہ کرنے پر ناکامی کا معقول جواز موجود ہے۔

۱۱ن۔ **دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت سزا۔** دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک، کے تحت مجرم قرار دیئے جانے والے کسی بھی شخص کو جرم ثابت ہونے پر کم از کم[۱] [پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ[۱] [دس سال] سزائے قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

[۲] [**۱۱س۔** **ضبطی، منجمد وحراست۔** (۱) دفعہ ۱۱ب کے یا جیسی بھی صورت ہو، دفعہ ۱۱ہ کے تحت کالعدم قرار دینے پر،۔۔۔

(الف) رقم یا دیگر جائیداد جو کالعدم تنظیم یا ممنوع شخص کے کلی یا جزوی طور پر، بلاواسطہ یا بلواسطہ ملکیت یا اختیار میں ہو منجمد یا ضبط جیسی بھی صورت ہو، کرلی جائے گی؛

۱۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۵ کی رو سے، تبدیل کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۱۰، ۱۱ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

(ب) رقم یا دیگر جائیداد جو کسی بھی دوسری جائیداد جس کا حوالہ شق (الف) میں دیا گیا ہے سے حاصل یا پیدا کی گئی ہو منجمد یا ضبط ، جیسی بھی صورت ہو، کر لی جائے گی؛

(ج) کوئی بھی شخص مذکورہ رقم یا دیگر جائیداد ممنوع قرار دینے کی تاریخ سے استعمال، انتقال، تبادلہ، فروخت یا منتقل نہیں کرے گا؛ اور

(د) کسی بھی انجماد یا ضبطی کے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر، منجمد یا ضبط کرنے والا شخص وفاقی حکومت کے مذکورہ دفتر جس کو سرکاری جریدے میں مشتہر کر دیا گیا ہو کو رپورٹ کو پیش کرے گا جس میں منجمد یا ضبط شدہ جائیداد اور اس سے متاثر ہونے والے اشخاص کی تفصیلات شامل ہوں گی ۔

(۲) کوئی بھی شخص جو ذیلی دفعہ (۱) کے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ ایک کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا ۔

(۳) اگر کوئی قانونی ہیئت ذیلی دفعہ (۱) کے احکامات کی خلاف ورزی کرتی ہے تو، مذکورہ ہیئت ایک کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا کی مستوجب ہوگی اور مذکورہ ہیئت کا ہر ڈائریکٹر، افسر یا ملازم جو خلاف ورزی کے ارتکاب میں ملوث ہو تو ان شرائط میں سزاوار ہوگا ۔

(۴) کسی بھی متاثرہ شخص کی جانب سے دی گئی درخواست پر، وفاقی حکومت کسی بھی رقم یا دیگر جائیداد جو منجمد یا ضبط کر لی گئی ہو کی ملکیت واختیار کے بارے میں تحقیقات کرے گی اور، اگر اس کو اطمینان ہو کہ رقم یا دیگر جائیداد غلطی سے منجمد یا ضبط کی گئی ہے تو وہ، مذکورہ کو فوری طور پر واگزار کرنے کا حکم دے گی ۔

(۵) ذیلی دفعہ (۱) کی مطابقت میں اثاثے منجمد یا ضبطی کرنے کے لئے حکومت، یا کسی بھی دوسرے شخص کے خلاف نیک نیتی سے کئے گئے کسی امر کی بابت جس کی وہ تعمیل کر رہا ہو یا تعمیل کرنے کا ارادہ ہو کوئی استغاثہ، مقدمہ، یا دیگر قانونی کارروائیاں نہیں کی جائیں گی ۔]

[1][۱۱س س۔ **خدمات، رقم یا دیگر جائیداد تک رسائی ۔** (۱) وفاقی حکومت کس بھی شخص کو اجازت دے سکے گی کہ وہ کسی کالعدم تنظیم یا ممنوع شخص کو ایسی خدمات، رقم یا دیگر جائیداد جیسا کہ مقررہ ہوں فراہم کرے اور بشمول مذکورہ رقم جیسا کہ ضروری طبی و تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اور پیشگی الاؤنس کے لئے مطلوب ہو، اور مذکورہ شخص مقررہ خدمات، رقم یا دیگر املاک کی فراہمی پر اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کا مستوجب نہیں ہوگا ۔

(۲) کالعدم تنظیم یا ممنوعہ شخص کی جانب سے دی گئی درخواست پر، وفاقی حکومت مذکورہ تنظیم یا شخص کو مجاز کر سکے گی کہ وہ مذکورہ رقم یا جائیداد تک رسائی، یا ایسی خدمات حاصل کرے، جیسا کہ مقررہ ہوں ۔

۱۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۱۰، ۱۱ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[1][۱۱ع۔ **تفتیشی افسر کی جانب سے عدالت کو درخواست** (۱) اس دفعہ کے تحت تحقیقاتی افسر کسی دہشت گرد کی جائیداد کی قرقی کے حکم کے لئے عدالت کو درخواست دے سکے گا۔

(۲) اس دفعہ کے تحت کوئی حکم،۔۔۔

(الف) حکم نامے میں مصرحہ کردہ مدت کے لئے دہشت گرد کی جائیداد کی قرقی یا زیر تجویز تحقیقات کی تکمیل کے لئے حکم دے گی؛اور

(ب) اس شخص کو جس کی مذکورہ جائیداد کو قرق کیا گیا اور کسی بھی دوسرے شخص کو جو اس حکم سے متاثر ہو اور جس کی صراحت حکم میں کی گئی ہو کو مطلع کرنے کا حکم دے گی۔

(۳) اس دفعہ کے تحت منسلک کوئی بھی نقدی نفع و نقصان کی کھاتے میں رکھی جائے گی اور اس طرح کمایا گیا نفع و نقصان اس کے اجراء یا ضبطی پر اس میں شامل کیا جائے گا۔]

۱۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۱۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۱۱ف ضبطی۔ (۱) عدالت جس کی جانب سے یا جس کے رُوبُرو دفعات ۱۱ح تا ۱۱م میں کسی ایک کے تحت کسی شخص کو جرم ثابت ہونے پر سزا دے تو وہ اس دفعہ کی شرط کی مطابقت میں ضبطی کا حکم بھی جاری کرے گی۔

(۲) جبکہ کسی شخص کو دفعہ ۱۱ح (۱) یا (۲) کے تحت یا دفعہ ۱۱ط کے تحت سزا دی جائے تو عدالت اس کا پیسہ یا دیگر جائیداد بمطابق حسب ذیل ضبط کرنے کا حکم جاری کرے گی:

(الف) جو جرم کے ارتکاب کے وقت اس کے پاس یا قبضے میں تھی؛ اور

(ب) جسے وہ اس وقت، دہشت گردی کے مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا یا اس کے بایں طور استعمال ہونے کا واضح امکان موجود تھا۔

(۳) جبکہ کسی شخص پر دفعہ ۱۱ح (۳) کے تحت جرم ثابت ہو جائے تو عدالت اس کی کسی بھی رقم یا دیگر جائیداد کو ضبط کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہے:۔

(الف) جو جرم کے ارتکاب کے وقت اس کے پاس یا قبضے میں تھی؛ اور

(ب) جس کے بارے میں جرم کے ارتکاب کے موقع پر پختہ یقین یا شک تھا کہ وہ اسے دہشت گردی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا یا کیا جا سکے گا۔

(۴) جب کسی شخص پر دفعہ ۱۱ی کی رو سے جرم ثابت ہو جائے، تو عدالت رقم یا دیگر جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کرے گی:۔۔۔

(الف) جس کا زیر تفتیش معاملے سے تعلق ہو؛ اور

(ب) جس کے بارے میں جرم کے ارتکاب کے موقع پر اسے پختہ یقین یا شک تھا کہ اسے دہشت گردی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا یا کیا جا سکے گا۔

(۵) جب دفعہ ۱۱ک کے تحت کسی شخص پر جرم ثابت ہو جائے تو عدالت ایسی رقم یا جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہے جس کا زیر تفتیش معاملے سے تعلق ہو۔

(۶) جب شقات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت کسی شخص پر جرم ثابت ہو جائے تو عدالت اس کی ایسی رقم یا جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہے، جو مجرم نے جرم کرنے کے معاوضے یا صلے کے طور پر کُلی یا جزوی طور پر، اور بلواسطہ یا بلاواسطہ کسی بھی شخص سے وصول کی ہو۔

[1][(۷) ملزم کے علاوہ کوئی شخص جو کسی بھی املاک یا اثاثہ جات میں مفاد رکھتا ہو یا اس کی ملکیت کا دعویدار ہو، جسکا بطور دہشت گرد املاک ہونے کا شبہ ہو، اکاؤنٹ کے منجمد کرنے یا قبضے میں لینے یا مذکورہ املاک یا اثاثہ جات کو کنٹرول کرنے کے پندرہ ایام کے اندر، جیسی بھی صورت ہو، یا ایسی توسیعی مدت، جیسا کہ عدالت، وجوہات قلمبند کرتے ہوئے، عدالت میں دعویٰ دائر کرنے کی اجازت دے گی۔ عدالت پیروکار سرکار کو نوٹس دینے کے بعد اور فریقین کو سماعت کے بعد، دعویٰ پر فیصلہ کرے گی۔]

[2][۱۱ ص۔ __ضبطی کے لئے شہادتی معیار۔__ (۱) عدالت دفعہ ۱۱ف کے تحت ضبطی کے لئے حکم جاری کر سکے گی سزایابی پر اور اگر صرف معقول وجوہات پر مطمئن ہو کہ زر یا دیگر املاک دہشت گرد کی املاک ہے تو وہ ایسا کرنے سے قبل کسی بھی شخص کو شنوائی کا موقع ضرور فراہم کرے گی،۔۔۔

(الف) جو کارروائیوں کے لئے ایک فریق نہیں ہے؛ اور

(ب) جو مالک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا بصورت دیگر کسی بھی زر یا دیگر املاک میں دلچسپی لیتا ہو، جسے اس دفعہ کے تحت ضبط کیا جا سکتا ہے۔

(۲) دفعہ ۱۱ف کے تحت ایک حکم وضع کیا جا سکے گا، خواہ جرم کی بابت تمام افراد کے خلاف کارروائیاں عمل میں لائی جائیں یا نہیں جس سے رقم یا دیگر املاک وابستہ ہے۔]

۱۔ ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۸ رو سے اضافہ کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی رو سے تبدیل اور حذف کیا گیا۔

ضبطی کے حکم کے خلاف اپیل ۱۱ ق۔ا☆☆☆۔ (۱) [۲] [دفعہ ۱۱ف] کے تحت ضبطی کے حکم سے متاثرہ کوئی فریق ایسے حکم کے خلاف عدالتِ عالیہ میں اپیل[۱] ** کر سکے گا۔

(۲) ضبطی کے حکم کے خلاف کوئی اپیل حکم جاری ہونے کی تاریخ سے ۳۰ ایام کے اندر ضرور دائر کی جانی چاہیے۔

۱۱ ر [۲] **[رقم یا دیگر املاک] کا فنڈ میں جمع کیا جانا۔** (۱) دفعات ۱۱ص اور ۱۱ق کے تحت جاری ہونے والے ضبطی کے حکم کے دائرہ میں آنے والی کوئی بھی [۲] [رقم یا دیگر املاک] بمع [۲] [کسی اضافہ، حاصل،] حاصل کردہ نفع ونقصان جس کو وفاقی حکومت کی جانب سے اعلان کردہ مخصوص فنڈ میں جمع کیے جائیں گے۔

(الف) ضبطی کے حکم کے خلاف دفعہ ۱۱۵ (۲) کے تحت دائر کی جانے والی اپیل کی مقررہ میعاد ختم ہو جانے کے بعد؛ یا

(ب) جبکہ دفعہ ۱۱ق کے تحت دائر کردہ اپیل کا تعین اور تصفیہ کر دیا گیا ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے قائم کردہ ایسا کوئی فنڈ دہشت گردی کے واقعات سے متاثر ہونے والے لوگوں یا متاثرہ افراد کی ہلاکت کی صورت میں، ان کے وارثوں کو معاوضہ دینے پر بھی خرچ کیا جا سکے گا۔

۱۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی رو سے تبدیل اور حذف کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعات ۱۱، ۱۲ کی رو سے وحذف، شامل، تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

[1][(۳) وفاقی حکومت، اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد کی رو سے، اس ایکٹ کے تحت ضبط شدہ فنڈ کا انتظام اور رقم یا جائیداد کا انصرام یا تصفیہ کا طریقہ کار مقرر کرے گی۔]

[2][۱۱ش۔ **اختتام ممانعت۔** (۱) وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، کسی بھی وقت، کسی بھی شخص یا تنظیم کو جدول اول یا جدول چہارم یا سے ہٹا سکے گی، جیسی بھی صورت ہو، اس بنیاد پر کہ ممانعت کی کوئی بھی معقول وجہ موجود نہیں ہے۔

(۲) اپیل کے تصفیہ کے تین سال بعد، اگر کوئی بھی ہو، یا جہاں کوئی بھی اپیل ممانعت کے حکم کی تاریخ سے یا اختتام ممانعت کے لئے درخواست کے کسی انکار کی تاریخ سے داخل نہ کرائی گئی ہو تو۔۔۔

(الف) وفاقی حکومت ممانعتوں پر نظر ثانی کا اہتمام کرے گی یہ معلوم کرنے کے لئے آیا کہ کوئی بھی ممانعت ذیلی دفعہ (۱) کے تحت فراہم کردہ بنیادوں پر منسوخ کی جاسکتی ہے؛ اور

(ب) تاوقتیکہ ممانعت منسوخ نہ ہو جائے، ممانعت کے سبب منجمد یا قبضے میں لی گئی رقم یا املاک منجمد یا قبضے میں رہے گی، جیسی بھی صورت ہو۔

(۳) اس ایکٹ کے تحت ممانعت کی منسوخی پر، کوئی بھی رقم یا دیگر املاک جسے منجمد کیا گیا ہو یا قبضے میں لیا گیا ہو موزوں طریقے میں اجراء کیا جائے گا۔]

۱۱ت۔ **دہشت گردی کی وارداتوں کی ہدایات دینا۔** (۱) کوئی شخص مجرم قرار دیا جائے گا، اگر وہ۔۔۔

(الف) وہ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران یا بیرون ملک رہتے ہوئے کسی بھی سطح سے کسی ایسی تنظیم کو تخریبی کارروائیاں کرانے کی ہدایت جاری کرے جو دہشت گردی کی وارداتوں کی تیاری، ارتکاب یا ان پر لوگوں کو آمادہ کرنے کی سرگرمیوں سے متعلق ہو؛ یا

(ب) وہ ملک کے اندر یا بیرون ملک رہتے ہوئے کسی فرد کو تخریبی واردات کرنے کی ہدایت کرے یا جو

۱۔ ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعات ۱۱، ۱۲ کی رو سے حذف شامل، تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی رو سے تبدیل اور حذف کر دیا گیا۔

دہشت گردی کے اہتمام، ارتکاب یا اس پر لوگوں کو آمادہ کرنے کے متعلق ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے مجرم قرار دیئے جانے والے شخص کو جرم ثابت ہونے پر[1][عمر قید] کی سزا دی جائے گی اور پاکستان کے اندر یا باہر اس کے اثاثہ جات ضبط یا قرق کر لئے جائیں گے۔

۱۱ ث۔ __دہشت گردی میں ملوث کسی فرد یا زیر نگرانی رکھی جانے والی کسی تنظیم یا کسی ممنوعہ تنظیم یا دہشت گردی کے جرم میں سزا یافتہ کسی فرد کی تشہیر کرنا یا نفرت انگیز مواد کی اشاعت، طباعت یا ترسیل کرنا۔__ (۱) اگر کوئی شخص زیر نگرانی رکھی جانے والی کسی تنظیم، یا ممنوعہ تنظیم یا دہشت گردی میں ملوث کسی شخص یا تنظیم یا دہشت گردی کے جرم میں سزا یافتہ کسی شخص کی تشہیر کرتا ہو آڈیو یا وڈیو کیسٹوں [2][یا ڈیٹا کی کسی بھی شکل میں، اسٹوریج ڈیوائس، ایف ایم ریڈیو اسٹیشن یا کسی بھی ظاہری نشان کے ذریعے]یا تحریری طور پر یا تصویری نمائش یا الیکٹرانک اور ڈیجیٹل طریقوں سے یا دیواروں پر اشتہار لگانے یا کسی بھی دیگر طریقے سے[2][اطلاعات کے ذرائع سے] جو کہ[2][دہشت گرد یا دہشت گردانہ سرگرمیوں کو نمایاں کر رہے ہوں]مذہبی و نسلی منافرت کو فروغ دینے والے کسی مواد کی طباعت یا اشاعت کرتا ہو یا اس کی لوگوں میں پذیرائی کرتا ہو مجرم تصور کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے کی گئی کسی حقیقی خبر کی رپورٹ کو اس دفعہ کے مقاصد کے حوالے سے "تشہیر" کا وسیلہ تصور نہیں کیا جائے گا۔

[1][(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والے کسی شخص کو سرسری سماعت کے ذریعے یا جرم ثابت ہونے پر زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی قید سزائے اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

۱۱خ۔ __معاشرے میں بے چینی پیدا کرنے کی ذمہ داری۔__ (۱) کوئی شخص مجرم تصور کیا جائے گا جو دُوکانیں بند کرنے کا مطالبہ کرنے یا دھمکی یا طاقت کے ذریعے کوئی نقصان پہنچائے یا جائیداد سبوتاژ کرے یا کسی شخص کو زخمی کرے یا شہریوں کو جائز طور سے کاروبار اور روزمرہ کی سرگرمیاں جاری رکھنے سے منع کرے یا ان کو خوف زدہ کرے۔

۱۔ ایکٹ نمبر۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعات ۶، ۷ اور ۸ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳، (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے جرم کا ارتکاب کرنے والے کسی شخص کو مجرم ثابت ہونے پر کم از کم ۱[پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ ۱[دس سال قید] کی سزا دی جائے گی اور وہ عدالت کی طرف سے مقرر کردہ ہرجانہ بھی ادا کرے گا یہ ہرجانہ اس کی سرپرستی کرنے والی تنظیم کے فنڈ یا اس کے ذاتی وسائل یا اثاثوں سے وضع کر کے ایسے نقصان کے معاوضے کے طور پر ادا کیا جائے گا جو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت تخریبی کارروائی کے نتیجے میں واقع ہوا ہو۔

(۳) کوئی شخص مجرم تصور کیا جائے گا جو تفرقے بازی یا مذہبی اور نسلی منافرت پھیلانے کے لئے تقریر، تحریر، الیکٹرک ڈیجیٹل ذرائع یا کسی بھی دیگر طریقے سے کسی جلسۂ عام یا مذہبی اجتماع سے خطاب کرے اور اسے جرم ثابت ہونے پر کم از کم ۱[پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ ۱[دس سال] قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۱۲۔ ۲[انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کا اختیارِ سماعت۔ (۱) مجموعۂ قانون یا کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، جدولی جرم صوبے میں ۲[دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقے میں] واقع علاقے میں سرزد ہوا ہو تو وہ صرف اس ۲[انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے ذریعے قابلِ سماعت ہو گا جو مذکورہ علاقے سے متعلق علاقائی اختیارِ سماعت رکھتی ہو گی۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر، کسی مقدمے کی نسبت جس میں جدولی جرم آتا ہو کسی علاقے میں سرزد ہوا ہو تو، حکومت کو، مقدمے کے حقائق اور واقعات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ یقینی اور شفاف سماعت کے لئے، یا گواہوں کے تحفظ اور بچاؤ کے لئے مذکورہ جرم کی سماعت ۳[انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کرے گی جو کسی دوسرے علاقے میں تشکیل دی گئی ہو، حکومت اس ضمن میں اعلان جاری کرے گی۔

تشریح:۔ جہاں دو یا زیادہ علاقوں کے سلسلے میں ۳[انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] قائم کی گئی ہو، تو مذکورہ ۳[انسدادِ دہشت گردی کی عدالت]، اس ذیلی دفعہ کی غرض سے مذکورہ علاقوں میں سے ہر ایک کے لئے قائم متصور ہو گی۔

۱۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۵ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۰ اور ۱۱ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

(۳) جہاں کسی صوبے [۱ یا دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقے] میں کسی علاقے میں ارتکاب شدہ کسی جرم کے سلسلے میں کوئی اعلان وضع کیا گیا ہو، تو جرم کے سلسلے میں کوئی استغاثہ مذکورہ علاقے کے سلسلے میں قائم شدہ صرف [۲ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں دائر کیا جائے گا، اور، اگر مذکورہ جرم کے سلسلے میں کوئی استغاثہ کسی دیگر عدالت میں مذکورہ اعلان سے عین قبل زیرِ سماعت ہو، تو وہ مذکورہ [۲ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں منتقل ہو جائے گا اور مذکورہ [۲ انسداد دہشت گردی کی عدالت] مذکورہ مقدمے پر اسی مرحلے سے جس پر یہ اس وقت زیرِ سماعت تھا، گواہوں کو دوبارہ طلب کرنے کے اقتضاء کے بغیر کارروائی کرے گی۔

[۳ ۱۳۔ **انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کا قیام۔** (۱) [۴ اس ایکٹ کے تحت] اور جدولی جرائم کی فوری سماعت کی غرض سے وفاقی حکومت یا اگر حکومت کی جانب سے اُس طرح ہدایت کی گئی ہو تو صوبائی حکومت اعلان کے ذریعے ایک یا ایک سے زیادہ انسدادِ دہشت گردی کی عدالتیں [۵ متعلقہ عدالتِ عالیہ کی جانب سے صراحت کردہ ہر ایک علاقائی رقبے میں] قائم کر سکے گی۔

(۲) جہاں کسی بھی علاقے میں ایک یا زیادہ انسدادِ دہشت گردی کی عدالتیں قائم کی گئی ہوں، تو حکومت عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے [۵ کسی بھی مذکورہ عدالت کے جج کو انتظامی جج مقرر کرے گی] اور اس کے تحت قابلِ سماعت تمام مقدمات جو مذکورہ علاقے سے متعلق ہیں مذکورہ عدالت کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور [۵ مذکورہ عدالت اور مذکورہ جج یا تو خود مقدمات کی سماعت کرے گا] یا کوئی مقدمہ یا مقدمات سماعت کے لئے کسی دوسری انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کو الزامات عائد ہونے سے قبل کسی بھی وقت تفویض کر سکے گا، عدالت کو ایک وقت میں ایک مقدمہ تفویض کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس بات کی یقین دہانی کے لئے کہ عدالت کا وقت ضائع نہ ہو اگر کسی بناء پر بھیجے گئے مقدمہ پر کارروائی نہیں ہوئی تو اسے کسی بھی وقت یا وقتاً فوقتاً ایک سے زیادہ مقدمات تفویض کئے جائیں گے۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ایک عدالت کو تفویض کئے گئے کسی مقدمے کی بابت منتقلی سے قبل کی گئی تمام کارروائیاں یا وضع کردہ تمام احکام اس عدالت کی جانب سے وضع کردہ یا لئے گئے سمجھے جائیں گے جس کو مقدمہ تفویض کیا گیا ہے۔]

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۰ اور ۱۱ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲ آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس نمبر ۱ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۴ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعات ۱۰ اور ۱۱ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۵ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء کی رُو سے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے اسی طرح تبدیل شدہ متصور ہوگا۔

[۱] [(۴) ذیلی دفعہ (۲) اور ذیلی دفعہ (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، وفاقی حکومت یا اگر حکومت کی جانب سے بایں طور ہدایت کی جائے تو صوبائی حکومت، موجودہ [۲] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کے علاوہ یا ایسی دیگر [۲] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کے جو اس علاقہ میں قائم کی جا سکیں گی، اس ایکٹ کے تحت، [۲] [ہر ایک عدالت عالیہ] کے صدر مقام پر ایک ایسی ہی اضافی [۲] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] قائم کرے گی، اور متعلقہ عدالتِ عالیہ چیف جسٹس کے مشورہ سے مذکورہ عدالتِ عالیہ کے جج کا [۲] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے جج کے طور پر تقرر کرے گی اور جہاں کسی عدالتِ عالیہ کے جج کا اس ایکٹ کے تحت کسی علاقہ کے جج کے طور پر تقرر کیا جائے تو وہ اس علاقہ کے لئے انتظامی جج ہوگا اور مذکورہ انتظامی جج، اس ایکٹ کے تحت قابلِ استعمال اختیارات کے علاوہ، چاہے از خود یا کسی فریق کی درخواست پر، کارروائیوں کے کسی مرحلہ پر چاہے الزام تشکیل پانے سے پیشتر یا بعد میں، کسی معقول وجہ کی بنا پر بشمول اس کے جو دفعہ ۲۸ کی ذیلی دفعہ (۱) میں مذکور ہے، اس علاقہ میں کسی دوسری خصوصی عدالت میں زیرِ غور کسی مقدمہ کو منتقل یا واپس لے سکے گا یا دوبارہ طلب کر سکے گا اور مقدمہ کی بذاتِ خود سماعت کر سکے گا یا اس علاقہ میں کسی دوسری [۲] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں سماعت کے لئے بھیج سکے گا۔

(۵) [۲] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] جس کو ذیلی دفعہ (۴) کے تحت سماعت کے لئے مقدمہ منتقل کیا جائے یا طلب کیا گیا ہے، مقدمہ پر اس مرحلہ سے کارروائی شروع کرے گی جس پر وہ مذکورہ منتقلی یا دوبارہ طلبی سے فوراً پیشتر زیرِ غور تھا اور وہ اس امر کا پابند نہیں ہوگا کہ کسی گواہ کو جو گواہی دے چکا ہو دوبارہ طلب کرے یا اس کی دوبارہ سماعت کرے اور وہ پہلے سے قلمبند کی گئی گواہی پر کارروائی کر سکے گا۔]

[۳] [۱۴۔ **انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں کے صدارتی (پریزائڈنگ) افسروں کی تشکیل اور تقرر۔**

(۱) انسدادِ دہشت گردی کی عدالت ایک جج پر مشتمل ہوگی، جو ایسا شخص ہو جو۔۔۔۔

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم سوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۲۰ بابت ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے نئی دفعات ۴ اور ۵ کا اضافہ کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس نمبر ۱ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۲ کی رو سے "خصوصی عدالتوں" کے لئے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوگا۔

(اوّل) عدالتِ عالیہ کا جج ہو، یا سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج ہو یا رہ چکا ہو؛ یا

(دوم) درجہ اوّل جوڈیشل مجسٹریٹ ہو جسے مجموعۂ قانون کی دفعہ ۳۰ کے تحت اختیارات تفویض کیئے گئے ہوں؛ یا

(سوم) کم از کم دس سال تک عدالت عالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو۔

(۲) وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت، اگر اس ایکٹ کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے عدالت کے قیام کی ہدایت کی گئی ہو تو، عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس سے مشورے کے بعد، ہر ایک عدالت کے لئے جج مقرر کرے گی۔

(۳) جج ڈھائی سال کی مدت تک اس عہدے پر فائز رہے گا لیکن اتنی مزید مدت یا اس مدت میں سے کچھ عرصے کے لئے اس کا تقرر کیا جا سکے گا جیسا کہ جج کا تقرر کرنے والی حکومت متعین کرے۔

(۴) جج کو عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے اس مدت کی تکمیل سے قبل برطرف کیا جا سکے گا جس کے لئے اس کا تقرر کیا گیا تھا۔

(۵) ایسی صورت میں جب کہ جج چھٹی پر ہو، یا کسی دیگر بناء پر اپنے فرائضِ منصبی انجام دینے سے عارضی طور پر قاصر ہو تو، مذکورہ جج کا تقرر کرنے والی حکومت، عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے کے بعد، انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کے صدر مقام پر سماعت کا اختیار رکھنے والے سیشن جج کو جو، ضروری نوعیت کی کارروائیوں پر اس وقت تک کام کرنے کا اختیار دے گی جب تک کہ مذکورہ جج اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر ہو۔

(۶) انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء کے آغاز نفاذ سے عین قبل موجود انسدادِ دہشت گردی کی عدالتیں، اور مذکورہ عدالتوں کے لئے مقرر کردہ جج، اس ایکٹ کے احکام کے تابع، جیسا کہ ترمیم کی گئی، اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی اور اس ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت جاری رکھیں گے۔]

۱۵۔ مقامِ اجلاس۔ (۱) ذیلی دفعہ (۲) اور (۳) کے تابع، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] عمومی طور پر ایسی جگہ یا مقام پر اجلاس کرے گی [2][بشمول چھاؤنی کا علاقہ یا جیل کا احاطہ]، جیسا کہ حکومت بذریعہ حکم، اس ضمن میں صراحت کرے۔

(۲) حکومت یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ کسی خصوصی مقدمے کی سماعت کے لئے عدالت ایسی جگہ پر اجلاس کرے بشمول کسی جرم کے وقوع پذیر ہونے کے مقام کے جیسا کہ یہ صراحت کرے۔

(۳) ماسوائے ایسی صورت کے جہاں مقامِ اجلاس کی جگہ کی صراحت ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کردی گئی ہو، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اگر از خود پر یا پیروکار سرکار کی درخواست پر ایسا کرنا قرینِ مصلحت سمجھے یا مناسب خیال کرے تو، اپنی نشست کے معمول کے مقام کے علاوہ، مقدمے کی سماعت کرنے کے لئے کسی جگہ بشمول کسی مسجد کے کسی عام جگہ پر اجلاس کر سکے گی۔

۱۶۔ [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کی طرف سے حلف۔ [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کا کوئی [3][جج]، اس ایکٹ کے تحت کارروائی کے آغاز پر مسلمان ہونے کی صورت میں قرآنِ پاک پر حلف اُٹھائے گا کہ وہ مقدمے کا فیصلہ ایمانداری، وفاداری اور اپنے آپ کو اللہ قادرِ مطلق کے سامنے جوابدہ سمجھ کر کرے گا اور غیر مسلم ہونے کی صورت میں [1][دستور، قانون اور اپنے ضمیر] کی مطابقت میں کرے گا۔

۱۷۔ دیگر جرائم کے سلسلے میں [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کے اختیارات۔ [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کسی جدولی جرم کی سماعت کرتے ہوئے، جدولی جرم کے علاوہ بھی کسی ایسے جرم کی سماعت کر سکتی ہے جس کا ملزم پر اسی مقدمے کی سماعت میں مجموعۂ قوانین کے تحت الزام ہو۔

---

[1] انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۱۲ اور ۱۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[3] انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۲۰۰۲ء (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے بائیں طور پر تبدیل شدہ متصور گا۔

۱۸۔ پیروکاران سرکار۔ [1][(۱) [2]*** حکومت، ہر ایک انسدادِ دہشت گردی کی عدالت، عدالتِ عالیہ اور عدالتِ عظمیٰ پاکستان کی نسبت ماہر، مستعد اور پیشہ وارانہ مہارت کے حامل سرکاری وکیل یا افسران قانون کا تقرر کرے گی اور ایک یا زائد اضافی وکلاء یا افسران قانون کا بھی تقرر کر سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت، کسی مقدمے یا مقدمات کی قسم کے لئے کوئی خصوصی وکیل بھی مقرر کر سکے گی۔]

(۲) ہر ایک شخص جو بطور پیروکار سرکار یا کوئی ایڈیشنل پیروکار سرکار یا کوئی خصوصی پیروکار سرکار مقرر ہوا ہو مجموعہ قوانین کی دفعہ ۴۹۲ کے مفہوم میں پیروکار سرکار متصور ہوگا اور مجموعہ قوانین کی شرائط بحسبہ مؤثر ہوں گی۔

۱۹۔ [3][**انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کا طریقہ کار اور اختیارات۔** [4][(۱) اس ایکٹ کے تحت ایک تفتیشی افسر ایک افسر ہوگا یا پولیس افسر جو انسپکٹر کے عہدہ سے کم نہیں ہوگا یا مساوی ہوگا یا اگر حکومت ضروری سمجھے تو حکومت مشترکہ تحقیقاتی ٹیم تشکیل دے گی جس کی سربراہی پولیس کا ایک تفتیشی افسر کرے گا جو پولیس سپرنٹنڈنٹ (بی ایس۔۱۸) سے کم نہیں ہوگا اور جے آئی ٹی کے دیگر افسران بشمول انٹیلی جنس ایجنسیز مسلح افواج، سول مسلح افواج کے مساوی عہدیداران شامل کئے جائیں گے جے آئی ٹی پانچ اراکین پر مشتمل ہوگی اور اجلاس کے اغراض کے لئے کورم تین اراکین پر مشتمل ہوگا۔

---

[1] آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۶ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

[3] ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[4] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۵ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

جے آئی ٹی کا کوئی تحقیقاتی افسر، جیسی بھی صورت ہو، عدالت کے ذریعے قابلِ سماعت مقدمات کی تحقیقات تیس ایام کار کے اندر مکمل کرے گی۔ قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت رپورٹ پر دستخط کرے گی اور پولیس کے تحقیقاتی افسر کے ذریعے عدالت کو بلاواسطہ ارسال کی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں دفعات ۴ اور ۵ کے احکامات کی استدعا کی گئی ہو تو تحقیقات جے آئی ٹی کے ذریعے کی جائیں گی جو مسلح افواج یا سول مسلح افواج یا جیسی بھی صورت ہو، انٹیلی جنس ایجنسیز اور دیگر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے اراکین پر مشتمل ہوں گی بشمول پولیس کا ایک تحقیقاتی افسر جو انسپکٹر کے عہدے سے کم نہ ہوگا جو قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت رپورٹ پر دستخط کرے گا اور اس سے عدالت کو ارسال کرے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں قانون کی دفعہ ۱۵۴ کے تحت ابتدائی معلوماتی رپورٹ کی ریکارڈنگ کی تاریخ سے تیس ایام کے اندر تحقیقات مکمل نہ کی گئی ہو تو جے آئی ٹی کا تحقیقاتی افسر مذکورہ میعاد کے اختتام کے بعد تین یوم کے اندر قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت پیروکار سرکار کے ذریعے ایک عبوری رپورٹ عدالت کو ارسال کرے گا جو اَب تک کی تحقیقات کا نتیجہ بیان کرے گی اور عدالت مذکورہ عبوری رپورٹ کی بنیاد پر مقدمہ کی سماعت کا آغاز کرے گی، تاوقتیکہ وجوہات قلمبند نہ کر لی جائیں عدالت فیصلہ کرے گی کہ سماعت مقدمہ کا بایں طور پر آغاز نہیں ہوسکتا۔ عبوری رپورٹ پر پولیس کا تحقیقاتی افسر دستخط کرے گا۔

(۱ الف) فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوصف وفاقی حکومت کسی بھی مقدمے کی بابت جو پولیس یا دیگر کسی تحقیقاتی ایجنسی یا اتھارٹی کی زیرِ تفتیش ہو یا درج کرایا ہو تحریری حکم کے ذریعے انکوائری یا مذکورہ تفتیش ایسی ایجنسی یا اتھارٹی کو سونپ سکے گی جیسا کہ یہ موزوں سمجھے اور اس کے نتیجے میں پولیس یا کوئی بھی دیگر تحقیقاتی ایجنسی یا اتھارٹی مقدمے کا ریکارڈ مذکورہ ایجنسی یا اتھارٹی کو منتقل کرے گی۔

[1](۱ ب) جہاں کسی بھی شخص کو مسلح افواج یا سول مسلح افواج نے دفعہ ۵ کے تحت گرفتار کیا ہو تو اسے پولیس اسٹیشن کے تحقیقاتی افسر کے حوالہ کیا جائے گا جسے اس غرض سے صوبائی حکومت نے ہر ایک ضلع میں مامور کیا ہے۔]

---

[1] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

(۲) پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج یا دیگر کسی بھی شخص کی طرف سے جو قانون کی رُو سے تفتیش کے سلسلے میں کوئی بھی فرائض انجام دینے کے لئے مطلوب ہو جو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت رپورٹ جمع کرانے یا تحقیقات میں تاخیر کا نتیجہ بنے یا اثر رکھتا تو وہ [۱ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے احکامات کی ارادتاً نافرمانی کا متصور ہو گا اور کوتاہی کا ارتکاب کرنے والا شخص توہینِ عدالت کا مرتکب ہونے پر سزا کا مستوجب ہو گا۔

(۳) [۱ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] مذکورہ عدالت کی طرف سے کسی قابلِ سماعت مقدمے کی سماعت کا اختیار مجموعۂ قانون کی دفعہ ۱۹۰ کے تحت اسے مقدمے بھیجے بغیر براہ راست کر سکتی ہے۔

[۲] * * * * * * *

(۵) جہاں [۱ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کی طرف سے قابلِ سماعت مقدمے میں کوئی ملزم مجموعۂ قوانین کی دفعہ ۱۶۹ کے تحت پولیس کی تحویل سے [۳ یا تفتیش میں شریک کسی دیگر تفتیشی ایجنسی کی تحویل سے] رہا کر دیا گیا ہو ریمانڈ کے لئے عدالتی تحویل میں واپس کر دیا گیا ہو تو [۱ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] جو پیروکار سرکار یا حکومت کے قانونی افسر کی طرف سے پیش کئے گئے مناسب عذر پر زیرِ تحریر لائی جانے والی معقول وجوہ کی بناء پر مقدمے میں مزید تفتیش کی غرض سے پولیس کی تحویل میں [۳ یا تفیش میں شریک دیگر ایجنسی کی تحویل میں] رکھے یا مقدمے کی مزید تحقیقات کی غرض کے لئے حکم دے سکے گی۔

(۶) [۱ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] [۱ ذیلی دفعہ] (۵) کی غرض سے مجسٹریٹ متصور ہو گی۔

[۴ (۷) عدالت، کسی مقدمے کا اختیارِ سماعت استعمال کرتے ہوئے، روزانہ سماعت کرے گی اور سات یوم کے اندر، مقدمے کا فیصلہ کرے گی، ناکامی کی صورت میں معاملے کو متعلقہ عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے علم میں مقدمے کے حالات اور حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب ہدایات دینے کے لئے لایا جائے گا۔]

۱۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۳۹ بابت ۲۰۰۱ء کی دفعہ ۹ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۴۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[1](۸) انسدادِ دہشت گردی کی عدالت دو سے زیادہ التواء نہیں دے گی [2]مقدمے کی سماعت کے دوران التواء اور وہ بھی مثالی اخراجات کا اطلاق] اگر وکیل صفائی دو متواتر التواء میں پیش نہیں ہوتا ہے تو عدالت حکومت سے مشاورت سے ملزم کے دفاع کے لئے عدالت کی جانب سے اس غرض کے لئے مرتب کردہ وکیلوں کے پینل سے وکیلِ صفائی کا تقرر کرے گی جس کی فوجداری امور میں کم سے کم سات سال کی ملازمت ہو اور مقدمے کی کارروائی کا آغاز کرے گی۔

(۸الف) ذیلی دفعہ[2](۷) یا] کے احکامات کی عدم تعمیل کے باعث صدارتی افسر عدالت کو متعلقہ عدالتِ عالیہ کی طرف سے تادیبی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا گا۔

(۸ب) آتش گیر مادہ ایکٹ، ۱۹۰۸ء (نمبر ۶ بابت ۱۹۰۸ء) کی دفعہ ۷ یا فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون کے باوصف اگر متعلقہ حاکمِ مجاز کی مرضی یا منظوری جہاں مطلوب ہو، عدالت میں چالان جمع کرنے سے تین دنوں کے اندر موصول نہیں ہوتی ہے تو یہ دی گئی یا عطاء کی گئی متصور ہوگی اور عدالت مقدمے کی سماعت کا آغاز کرے گی۔]

(۹) [1]انسدادِ دہشت گردی کی عدالت]، محض اپنی تشکیل میں تبدیلی کی وجہ سے یا دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت مقدمے کی منتقلی کی وجہ سے، کسی ایسے گواہ کو دوبارہ طلب کرنے اور دوبارہ سماعت کرنے کی پابند نہیں ہوگی جس نے شہادت دے دی ہو اور پہلے سے قلمبند شدہ شہادت پر عمل کر سکے گی۔

[3](۱۰) کسی ملزم شخص پر اس کی غیر حاضری میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اگر [1]انسدادِ دہشت گردی کی عدالت]، ایسی تحقیقات کے بعد جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے، مطمئن ہو کہ مذکورہ غیر حاضری دانستہ ہے اور انصاف کی راہ میں مانع ہونے کے پیشِ نظر کی گئی:

مگر شرط یہ ہے کہ ملزم شخص پر اِس ذیلی دفعہ کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جائے گا تاوقتیکہ کم از کم [4]ایک قومی روزناموں میں جن میں سے ایک سندھی زبان میں ہو] اس سے متعلق اشتہار شائع کیا گیا ہو کہ سات یوم کے اندر مصرحہ جگہ پر حاضر ہو اور قاصر رہنے کی صورت میں مجموعۂ قانون کی دفعہ ۸۸ کے تحت اِس کے خلاف کارروائی بھی ہوگی:

---

[1] ایکٹ نمبر ۱۱ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۹ کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۳ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[3] آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[4] ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعات ۱۲ اور ۱۳ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

مزید شرط یہ ہے کہ عدالت سرکار کے خرچ پر اس ملزم شخص کے دفاع کے لئے جو عدالت کے رُوبرو موجود نہ ہو، وکیل کے تقرر کے لئے ضروری اقدام کرنے کے بعد مقدمے کی کارروائی کرے گی۔

تشریح:۔ کوئی ملزم جس پر اس کی غیر حاضری میں اس ذیلی دفعہ کے تحت سماعت کی گئی ہو یہ متصور ہوگا کہ اس نے کسی ایسے اقبال جرم کا ارتکاب نہیں کیا جس کے لئے اس پر الزام لگایا گیا تھا۔

(۱۱) ذیلی دفعہ (۱۰) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے تحت مقرر شدہ وکیل ایسا شخص ہوگا جس کا انتخاب [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کی طرف سے کیا گیا ہو اور وہ حکومت کے خرچ پر کام کرے گا۔

[۱][(۱۱ الف) ذیلی دفعہ (۱۰) یا ذیلی دفعہ (۱۱) میں شامل کسی امر کے باوجود یہ تعبیر نہیں کیا جائے گا کہ ملزم کو مشورہ کرنے یا اپنی مرضی کے وکالت پیشہ شخص کے ذریعے اپنا دفاع کرنے کے حق سے انکار کیا گیا ہے۔

(۱۲) اگر وہ سزا دہی کی تاریخ سے ساٹھ ایام کے اندر، ایسا کوئی بھی شخص جس پر ذیلی دفعہ (۱۰) کے تحت مقدمہ چلایا جا رہا ہو رضا کارانہ طور پر پیش ہو جاتا ہے، یا اسے گرفتار کرلیا جاتا ہے، اور [۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، اور وہ اس کو مطمئن کرتے ہوئے ثابت کر دیتا ہے کہ اس نے اپنے خلاف ہونے والی قانونی کارروائی کی بناء پر اپنے آپ کو روپوش یا چھپایا نہیں، تو [۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اس کی سزا کو منسوخ کر دے گی اور اس جرم کے لئے قانون کے مطابق کارروائی کا آغاز کرے گی جس کا اس پر الزام لگایا گیا ہے:

مگر شرط ہے کہ [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اس ذیلی دفعہ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال اس صورت میں کرے گی جب کہ مذکورہ بالا شخص مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد اس کے سامنے پیش ہو اور اسے مطمئن کر دیتا ہے کہ وہ ان حالات کے سبب جو اس کے قابو سے باہر تھے مذکورہ مدت کے اندر حاضر نہیں ہو سکا۔

[۳]* * * * * * * *

(۱۴) اس ایکٹ کے دیگر احکام کے تابع، [۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کو کسی جرم کی سماعت کی غرض سے، سیشن عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے اور مذکورہ جرم کی سماعت جہاں تک ممکن ہو اس طرح کرے گی جیسا کہ وہ سیشن عدالت ہو اس طریقہ کار کے مطابق جو مجموعۂ قوانین میں سیشن عدالت کے سامنے سماعت کے لئے مقرر ہو

۱۔ آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۱۲ اور ۱۳ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء کی دفعہ ۹ کی رو سے حذف کیا گیا۔

[1][۱۹۔الف۔ **تلاشیوں اور گرفتاری کا طریقہ کار۔** مجموعہ قانون کے احکامات ماسوائے دفعہ ۱۰۳ کے پولیس افسر اور اس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ پولیس افسر اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے مساوی عہدے کے افسر کے ذریعے تمام گرفتاریوں اور تلاشیوں پر مناسب تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

[2][۱۹ب۔ **قبل از سماعت مقدمہ کی چھان بین۔** سماعت مقدمہ کے آغاز نفاذ سے قبل پیروکار سرکار مقدمے کی فائل کی چھان بین کرے گا یہ یقین کرنے کے لئے قبل از مقدمہ سماعت کے تمام ضابطے پورے کئے گئے ہیں تاکہ مقدمہ سماعت کی اصلی کارروائی روزانہ کی بنیاد پر بلا تعطل ہو۔]

۲۰۔ [سزا] انسدادِ دہشت گردی (ترمیم) آرڈیننس ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ بابت ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۱۰، جس کا قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۱۳ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔

[3][۲۱۔ **ججوں [4]* وکیلوں پیروکار سرکار، عدالت کی کارروائی سے متعلقہ افراد کا تحفظ۔** (۱) عدالت، دستیاب وسائل کے تابع اور ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کے لئے کارروائی سے متعلقہ گواہوں، جج [4]* پیروکار سرکار، وکیل اور دیگر اشخاص کی حفاظت کے لئے دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے ایسے ضروری احکامات وضع کر سکے گی یا ایسے اقدام کر سکے گی جو یہ مناسب سمجھے اور ان اقدامات میں حسب ذیل اقدام بھی شامل ہوں گے۔

(الف) جج [4]* گواہوں یا متاثرہ شخص کے خاندان کے افراد کو تحفظ دینے کے لئے یا اشخاص کو ہجوم سے روکنے کے لئے یا جج [4]* کو خوفزدہ کرنے کے لئے عدالت پر حملے سے روکنے یا خوف و ہراس کا ماحول پیدا کرنے سے روکنے کے لئے کارروائی بند کمرے میں یا آمدورفت کے لئے ممنوعہ جگہ پر منعقد کی جا سکے گی؛

(ب) مقدمے کی سماعت کرنے والے ججوں [4]* وکیل، پیروکار سرکار، گواہوں اور دیگر افراد کے نام جو عدالتی کارروائی سے متعلق ہوں، شائع نہیں کئے جائیں گے؛ اور

---

[1] ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعات ۱۲ اور ۱۳ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۶ اور ۷ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[3] آرڈیننس نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء کی دفعات ۱۱ اور ۱۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[4] آرڈیننس نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۵ کی رو سے حذف کیا گیا۔

(ج) کسی تفتیش، تحقیق یا عدالتی کارروائی کے دوران جب ملزم کی شناخت کرنے کا موقع آئے تو ملزم کی شناخت کرنے والے گواہ کی جان و مال کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا تا کہ گواہ شناخت ہونے پر ملزم کے حملے سے محفوظ رہے۔

(۲) ججوں[۱] ملزموں، گواہوں، پراسیکیوٹروں اور وکیل صفائی اور عدالتی کارروائی سے متعلق کسی شخص کے تحفظ کی غرض سے، حکومت ایسے دیگر اقدام اختیار کر سکے گی جو مناسب ہوں یا مقرر کیے جاسکیں [۲ اور مسلح افواج بھی ججوں ،[۱]* ملزموں، گواہوں، پراسیکیوٹروں، چھان بین کرنے والوں، وکیل صفائی اور عدالتی کارروائی سے متعلق دیگر تمام لوگوں کو بھی جامع تحفظ فراہم کرے گی]

[۳ ان اقدامات میں حسب ذیل بھی شامل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) گواہوں ججوں اور پیروکار سرکار کو عام لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لئے سکرین استعمال کی جائے گی؛

(ب) سماعت جیل کے احاطوں یا ویڈیو لنک کے ذریعے کی جائے گی؛

(ج) حکومت قانون یا قواعد کے ذریعے گواہوں کے تحفظ کے لئے پروگرام تشکیل دے گی۔

صوبائی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کرے گی کہ جیل میں قیدیوں کو موبائل فون تک رسائی حاصل نہ ہو۔]

(۳) ایکٹ ہذا کے تحت کسی تخریبی کارروائی کی تفتیش اور سماعت کے دوران اور اگر ضروری ہو تو اس کے بعد بھی حکومت متعلقہ جج[۱]* وکیل، پیروکار سرکار اور گواہوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات کرے گی۔]

[۴ **(۴)** اس دفعہ کے احکامات کا اثر باوصف فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون بشمول قانون شہادت،۱۹۸۴ء(صدارتی فرمان نمبر۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) میں شامل کسی بھی شے پر ہو گا۔

[۲ **۲۱۔ الف۔** **<u>دہشت گردی کی تفتیش پر پولیس پہرہ۔</u>** (۱) اس دفعہ کے تحت دہشت گردی کے واقعات کی تفتیش کے لئے اگر ضروری ہو تو اس دفعہ کی رُو سے کسی علاقے پر پولیس پہرہ لگایا جاسکتا ہے۔

---

۱ آرڈیننس نمبر۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۵ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲ آرڈیننس نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء کی دفعات ۱۱ اور ۱۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۶ اور ۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۴ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۲) اگر دہشت گردی کے واقعات کی تفتیش کے لئے ضروری ہو تو کسی علاقے پر پولیس پہرہ صرف وہ پولیس افسر لگا سکتا ہے جس کا عہدہ[1] [ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یا مشترکہ تفتیشی ٹیم کے رکن] سے کم نہ ہو۔

(۳) اگر پہرہ لگانے کا حکم زبانی طور پر دیا گیا ہو تو متعلقہ پولیس افسر جس قدر جلد ممکن ہو اس کی تحریری توثیق کرے گا۔

(۴) پہرہ لگانے کا حکم دینے والا پولیس افسر جس قدر جلد ممکن ہو پہرہ کے زیرِ اثر آنے والے علاقے کی حد بندی کرے گا۔

(۵) کسی علاقے کو زیادہ سے زیادہ چودہ دنوں تک پولیس پہرے کے زیرِ اثر رکھا جا سکتا ہے تاہم وقتاً فوقتاً اس میں توسیع کی جا سکتی ہے لیکن ہر بار اضافی مدت کا تعین کرنا ضروری ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ آغاز کے دن سے لے کر اٹھائیس ایام کی میعاد کے بعد پولیس پہرے کا حکم کالعدم ہو جائے گا۔

(۶) جب کہ کسی شخص کو علم ہو یا معقول گمان رکھتا ہو کہ دہشت گردی کی سرگرمیوں کے سلسلے میں تفتیش کی جا رہی ہے یا اس کا امکان ہے، اس صورت میں کوئی شخص جرم کا ارتکاب کرتا ہے اگر وہ۔۔۔۔

(الف) کسی دوسرے شخص یا اشخاص پر کوئی راز فاش کر دے جس سے تفتیش کو نقصان پہنچانے امکان ہو؛ یا

(ب) تفتیش سے متعلق مواد میں بے جا مداخلت کرے۔

(۷) جو کوئی ذیلی دفعہ (۶) کے تحت جرم کا ارتکاب کرتا ہے جرم ثابت ہونے پر وہ کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۸) ذیلی دفعہ (۶) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع میں حسبِ ذیل ثبوت پیش کر سکتا ہے۔۔۔۔

(الف) کہ وہ یہ نہیں جانتا اور اس بارے میں شک کرنے کا کوئی معقول جواز بھی موجود نہ تھا کہ اطلاعات کا انکشاف یا اس ضمن میں کوئی دخل اندازی دہشت گردی کے سلسلے میں کی جانے والی تفتیش پر اثر انداز ہو سکتی ہے؛ یا

(ب) اس کے پاس دخل اندازی کرنے یا اطلاعات کا انکشاف کرنے کا معقول جواز موجود تھا؛

---

[1] آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۹ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۹) اس دفعہ کی اغراض کے لئے۔۔۔۔

(الف) دہشت گردی کی تفتیش کے سلسلے میں دیئے جانے والے کسی حوالے سے مراد تفتیش کے مراحل میں عملی طور پر شریک ہونا یا امداد فراہم کرنا ہے؛اور

(ب) اگر کوئی شخص تفتیش سے متعلق مواد میں مداخلت کرے، اس سلسلے میں کوئی سہل انگیزی پیدا کرے، چوری کرے یا اسے ضائع کرے یا کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے کی اجازت دے تو اس کی ایسی سرگرمی بے جا مداخلت شمار کی جائے گی۔

۱۱۔ب۔ تفتیش بابت دہشت گردی:۔ (۱) پولیس کا کوئی باوردی اہلکار [۱یا مشترکہ تفتیشی ٹیم کا کوئی رکن] حسب ذیل کا:۔۔

(الف) کسی شخص کو پولیس پہرے کے تحت آنے والے علاقے سے فوراً نکل جانے کا حکم دے سکتا ہے؛

(ب) کسی شخص کو پہرے کے تحت آنے والے علاقے کے قریب واقع یا اس سے کلی یا جزوی طور پر ملحقہ عمارت سے فوراً نکل جانے کا حکم دے سکتا ہے؛

(ج) ڈرائیور یا گاڑی والے کسی شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ پہرے میں آنے والے علاقے سے گاڑی فوراً لے جائے؛

(د) پہرے کے تحت آنے والے علاقے سے گاڑی ہٹانے کا فوری اہتمام کرسکتا ہے؛

(ہ) پولیس پہرے کے تحت آنے والے علاقے کے اندر گاڑی چلانے کا اہتمام کرسکتا ہے؛

(و) پولیس پہرے کے تحت آنے والے علاقے کی طرف راہگیروں یا گاڑیوں کی آمد و رفت بند کرسکتا ہے؛

(ز) پولیس پہرے کے زیر اثر علاقے میں واقع کسی عمارت میں داخل ہوسکتا ہے اور اس کی تلاشی لے سکتا ہے بشرطیکہ اسے یہ شک ہو کہ دہشت گردی میں ملوث کوئی شخص یہاں روپوش ہے؛

(ح) اگر اسے شک ہو کہ کوئی شخص دہشت گردی میں ملوث ہے تو وہ اسے تلاش کرکے گرفتار کرسکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی بھی شخص کی تلاشی پولیس کا کوئی آدمی جو اسی جنس کا ہو لے سکے گا؛یا

(ط) پولیس پہرے کے علاقے میں واقع کسی جائیداد کو اپنی تحویل میں لے سکتا ہے بشرطیکہ اسے شک ہو کہ اسے دہشت گردی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

---

۱ آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۱۔ج۔ تربیت دینا۔ (۱) **ہتھیاروں کی تربیت دینا۔** کوئی شخص مجرم قرار دیا جائے گا اگر وہ مجاز حکام کی طرف سے قانونی اجازت کے بغیر حسبِ ذیل ہتھیاروں کو چلانے کے سلسلے میں کوئی ہدایت دے یا کوئی تربیت فراہم کرے۔۔۔

(الف) آتشیں اسلحہ؛

(ب) دھماکہ خیز ہتھیار؛ یا

(ج) کیمیائی، بیالوجیکل اور دیگر ہتھیار۔

(۲) کوئی شخص مجرم شمار کیا جائے گا جو مجاز حاکم کی طرف سے قانونی اجازت کے بغیر ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی بچے کو ہتھیار چلانے کی تربیت دے یا ہدایت دے اور جرم ثابت ہونے پر ایسے شخص کو کم از کم دس سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

(۳) کوئی شخص مجرم شمار کیا جائے گا جو مجاز حاکم کی قانونی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص سے حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کے لئے کوئی ہدایت یا تربیت حاصل کرے، یا کسی دوسرے شخص کو ایسی ہدایت یا تربیت دے یا بالخصوص یا بالعموم کسی دوسرے شخص کو اس قسم کی غیر قانونی تربیت یا ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دے یا حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کی ترغیب دے۔۔۔

(الف) آتشیں اسلحہ؛

(ب) دھماکہ خیز ہتھیار؛ یا

(ج) کیمیائی، بیالوجیکل اور دیگر ہتھیار۔

(۴) کوئی بچہ مجرم تصور کیا جائے گا جو مجاز حاکم کی قانونی اجازت کے بغیر حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کے ضمن میں کوئی تربیت یا ہدایت فراہم کرے، یا وہ کسی دوسرے شخص سے ایسی غیر قانونی تربیت یا ہدایت حاصل کرے یا بالخصوص یا بالعموم ایسی غیر قانونی تربیت یا ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دے یا حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کی ترغیب دے۔۔۔

(الف) آتشیں اسلحہ؛

(ب) دھماکہ خیز ہتھیار؛ یا

(ج) کیمیائی یا بیالوجیکل اور دیگر ہتھیار۔

(۵) ذیلی دفعہ (۴) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی بچہ جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۶) ذیلی دفعہ (۱) اور (۳) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص جرم ثابت ہونے پر زیادہ سے زیادہ دس سال قید، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

(۷) <u>دہشت گردی کی تربیت۔۔۔</u>

(الف) کوئی شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ بالخصوص یا بالعموم دہشت گردی کے ضمن میں کوئی ہدایت دے یا کسی کو تربیت فراہم کرے؛

(ب) کوئی شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ دہشت گردی کرنے کے ضمن میں کوئی ہدایت یا تربیت حاصل کرے، یا بالعموم کسی دوسرے شخص کو ایسی تربیت یا ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دے؛

(ج) ذیلی دفعات (الف) اور (ب) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص جرم ثابت ہونے پر کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال بمعہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا؛

(د) کسی بچے کو دہشت گردی کی تربیت یا ہدایت دینے کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص جرم ثابت ہونے پر کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا؛

(ہ) اگر کوئی بچہ بالخصوص یا بالعموم دہشت گردی کرنے کی تربیت یا ہدایت دے تو جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا؛

(و) اگر کوئی بچہ بالخصوص یا بالعموم دہشت گردی کی تربیت یا ہدایت حاصل کرے تو جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۸) اس دفعہ کے تحت کسی مجرم کو سزا سنانے والی عدالت اس کی کوئی چیز یا جائیداد ضبط کرنے کا حکم دے سکتی ہے جس کے بارے میں عدالت کو یقین ہو کہ وہ جرم سے متعلقہ وارداتوں میں استعمال کی گئی ہے، تاہم یہ سزا عدالت مجرم کے سوا جائیداد یا چیز کا مالک ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا بصورتِ دیگر اسے حاصل کرنے میں دلچسپی ظاہر کرنے والے کسی شخص کو وضاحت پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد دے گی۔

۲۱۔و۔ <u>ضمانت:۔</u> (۱) مجموعہ قانون کی دفعات ۴۳۹، ۴۹۱، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۸ (الف) اور ۵۶۱ میں شامل کسی امر کے باوجود، عدالت عظمیٰ پاکستان، عدالت عالیہ، یا انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کے سوا کسی دوسری عدالت کو انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں زیرِ سماعت کسی مقدمے میں ملوث شخص کو رہا کرنے یا بصورتِ دیگر اس کی ضمانت قبول کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

(۲) اس ایکٹ کے تحت ایسے تمام جرائم جن پر سزائے موت یا تین سال کی قید کی سزا[1]* دی جا سکتی ہو نا قابلِ ضمانت ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ نا قابلِ ضمانت جرائم کے تحت زیرِ تعزیر آنے والے کسی شخص کے بارے میں اگر یہ پختہ یقین ہو جائے کہ اس نے کسی ایسے جرم کا بھی ارتکاب کیا ہے جس کی سزا عمر قید یا سزائے موت یا کم از کم دس سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے تو ایسے شخص کو ضمانت پر رہا نہیں کیا جائے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تابع، عدالت کسی ایسے شخص کو ضمانت پر رہا کر سکتی ہے، تا وقتیکہ یہ یقین کرنے کی حقیقی وجوہ موجود ہوں کہ مذکورہ شخص، ضمانت پر رہائی (خواہ مشروط یا غیر مشروط) کی صورت میں ۔۔۔

(الف) اپنے آپ کو حوالۂ پولیس کر دے؛

(ب) دورانِ ضمانت جرم کا ارتکاب نہیں کرے گا؛

(ج) بذاتِ خود یا کسی دوسرے شخص کے حوالے سے عدالتی کارروائی میں مداخلت نہیں کرے گا اور شہادت میں مداخلت یا بصورتِ دیگر سماعت میں رخنہ اندازی نہیں کرے گا؛ یا

(د) رہائی کی شرائط (اگر کوئی ہوں) کی پابندی کرنے میں نا کام ہو جائے۔

(۴) ایکٹ ہذا کے تحت ضمانت حاصل کرنے والے کسی شخص کے ضمن میں اپنے اختیارات استعمال کرنے سے پیشتر عدالت حسبِ ذیل (یا دیگر جنہیں یہ متعلقہ سمجھے) امور پر غور کرے گی ۔۔۔

(الف) ملزم پر عائد جرم کی نوعیت اور سنگینی کیا ہے؛

(ب) ملزم کا کردار، حالات ما قبل، میل جول اور کمیونٹی میں تعلقات کیسے ہیں؛

(ج) ملزم نے پہلے کتنا عرصہ حوالات میں گزارا ہے اور ضمانت منظور نہ ہونے کی صورت میں مزید کتنا عرصہ جیل میں گزارے گا؛ اور

(د) اس کے جرم کے ارتکاب کے حق میں گواہوں کی تعداد کتنی ہے۔

(۵) ضمانت قبول کرنے کے لئے شراط عائد کرنے کے دیگر اختیارات پر اثر انداز ہوئے بغیر، عدالت کسی ملزم کی اس دفعہ کے تحت ضمانت قبول کرنے کے ضمن میں حسبِ ذیل مزید شرائط عائد کر سکتی ہے، ۔۔۔

۱۔ آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کیا گیا ہے اور ہمیشہ سے بائیں طور پر ایسا ہی سمجھا جائے گا۔

(الف) طلبی کی صورت میں مقررہ وقت اور جگہ پر [۱ بشمول بہت اعلیٰ ضمانتی یقین دہانیوں کے]؛ یا

(ب) انصاف کے مفاد میں جرم کے تدارک کے لئے ضروری ہوں [۱ بشمول ضمانت دی گئی اشخاص کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے کڑی نگرانی کرنا اور اس کو صراحت کردہ وقفوں پر جیسا کہ عدالت متعین کرے متعلقہ پولیس اسٹیشنوں پر رپورٹ کرنے کے لئے درکار ہوں]

(۶) ضمانت کی شرائط کے مطابق ملزم کو پولیس یا فوجی حکام کی حفاظتی تحویل میں رکھنا قانون کے مطابق ہوگا۔

(۷) اس دفعہ کے تحت حکومت یا عدالت کسی وقت بھی ایکٹ ہذا کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والے شخص کے بارے میں اگر ضروری ہو تو کوئی خاص یا عام حکم جاری کرسکتی ہے اور جس جگہ ملزم کو زیرِ حراست رکھنا مقصود ہو اس کے بارے میں خصوصی انتظامات کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے:

(الف) وہ فرار نہ ہو جائے؛ یا

(ب) اس کی اور دیگر افراد کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔

۲۱۔ھ۔ ریمانڈ۔ (۱) جہاں کسی شخص کو تفتیش کے لئے حراست میں لیا جائے تو تفتیشی افسر گرفتاری کے چوبیس گھنٹوں کے اندر اس میں گرفتاری کے مقام سے لے کر عدالت تک جانے کے سفر کا وقت شامل نہیں، ملزم کو عدالت میں پیش کرے گا اور اس کو پولیس کی حراست میں رکھنے کی درخواست دائر کرے گا [۲ یا کسی دوسری تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں جو تفتیش میں شامل ہو] جس کے لئے زیادہ سے زیادہ [۱ پندرہ ایام اور زیادہ نہیں ہوں گے] کی اجازت ہوگی ایک ہی وقت میں تیس ایام کی اجازت نہیں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم کو چوبیس گھنٹوں کے اندر عدالت میں پیش نہیں کیا جاسکتا تو پولیس حراست [۱ یا تحقیقات میں شامل دیگر کسی تحقیقاتی ایجنسی کی حراست] کے لئے نزدیک ترین مجسٹریٹ کی عدالت سے ملزم کو چوبیس گھنٹوں تک زیرِ حراست رکھنے کا عبوری حکم حاصل کیا جاسکتا ہے تاکہ مقررہ عرصے کے دوران ملزم کو عدالت میں پیش کیا جاسکے۔

(۲) پولیس [۱ یا کسی دوسری تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں جو تفتیش میں شامل ہو] کے زیرِ حراست ملزم کے ریمانڈ میں اس وقت تک کوئی توسیع نہیں کی جاسکتی جب تک تفتیشی افسر عدالت کو یقین نہ دلا دے کہ مزید گواہی پیش کی جائے گی اور ملزم کو کسی قسم کا ضرر جسمانی نہیں پہنچایا گیا اور نہ ہی اسے زدوکوب کیا جائے گا:

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعات ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ ریمانڈ کی مجموعی مدت [1][نوے] ایام سے زائد نہیں ہوگی۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کی اغراض کے لئے عدالت ایک مجسٹریٹ متصور ہوگی[1][:-]

[1][مگر شرط ہے کہ کہ شریعہ نظامِ عدل ضابطہ، ۲۰۰۹ء کے تحت تقرر کردہ مجسٹریٹ کے پاس بھی وہی اختیارات ہوں گے جیسا کہ اس ایکٹ کے تحت ایک عدالت کو دیئے گئے ہوں]

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعات ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[1]"۲۱ہ ہ۔ **معلومات وغیرہ طلب کرنے کا اختیار۔** (۱) تفتیش کے دوران پولیس سپرنٹنڈنٹ یا سیکیورٹی فورسز کا مساوی افسر جو دفعہ ۴ اور ۵ کے تحت سول انتظامیہ کی مدد سے کام کر رہا ہو، مشترکہ تحقیقاتی ٹیم کی درخواست پر، ایک تحریراً حکم کے ذریعے،۔۔۔

(الف) کسی بھی شخص سے کوئی معلومات طلب کر سکے گا اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے غرض سے کہ آیا اس ایکٹ کی شرائط یا اس کے تحت وضع کردہ کسی ضابطے یا حکم کی شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی تو نہیں ہوئی ہے؛

(ب) کسی بھی شخص سے مطالبہ کر سکے گا کہ وہ کوئی بھی دستاویز یا چیز جو کہ تحقیق یا تفتیش کے لئے فائدہ مند یا متعلق ہے فراہم کرے یا بھیجے؛

(ج) کسی بھی ایسے شخص سے تفتیش کر سکے گا جو کہ مقدمے کے حقائق اور حالات سے آگاہ ہو؛

(د) کسی بھی بینک یا مالیاتی ادارے سے مطالبہ کر سکے گا، فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، کہ وہ کسی بھی شخص سے متعلق کوئی معلومات فراہم کرے، بشمول بینک یا مالیاتی ادارے کی کتابوں میں درج شدہ اندراج کے نقول کے بشمول معاملات کی معلومات کے جو کہ الیکٹرانک یا ڈیجیٹل کی صورت میں محفوظ ہوں، اور جن سے یہ یقین کیا جا سکے کہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے ارتکاب سے متعلق ہیں، اور مذکورہ کتابیں یا ریکارڈر کھنے والا اس قانون کے مطابق ان نقول کی تصدیق کرنے کا پابند ہوگا؛

(ہ) کسی بھی سروس فراہم کرنے والی کمپنی یا شعبے سے معلومات کا مطالبہ یا ٹیلی فون اور موبائل فون ڈیٹا، ای میل، ایم ایم ایس، اور کمپوٹرائزڈ شناختی کارڈ یا ایسی دوسری معلومات حاصل کرے گا جس پر کسی بھی طریقہ سے اس ایکٹ کے تحت جرم کے ارتکاب سے متعلق ہونے کا شک پایا جاتا ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی شقات (د) اور (ہ) کی پیروی میں حاصل کی گئی نقول، وصول شدہ معلومات یا جمع کردہ شہادت خفیہ رکھی جائیں گی اور کسی بھی غیر مجاز شخص کے سامنے ظاہر نہیں کی جائیں گی یا اس ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی کے ماسوائے کسی بھی دوسری غرض کے لئے استعمال نہیں کی جائیں گی۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی رو سے دفعات ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ کو شامل کی کیا گیا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وضع کردہ کسی بھی حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں کم از کم دو سال تک سزائے قید یا ایک کروڑ روپے تک جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جاسکے گی۔]

۲۱و۔ سزا میں چھوٹ۔ فی الوقت نافذ العمل بھی کسی قانون یا قواعد جیل میں شامل کسی امر کے باوجو، کسی بھی شخص[۱] ☆☆☆ کو سزا میں رعایت نہیں دی جائے گی جو سزا یافتہ ہو اور جسے اس ایکٹ[۱] ☆☆☆ کے تحت کسی جرم کے لئے سزا دی گئی[۱] [:]

[۱] [مگر شرط یہ ہے کہ کوئی بچہ جو اس ایکٹ کے تحت سزایاب اور سزا یافتہ ہو کو حکومت کے اطمینان پر، چھوٹ عطاء کی جائے گی، جیسا کہ مناسب متصور ہو۔]

۲۱ز۔ جرائم کی سماعت۔ اس ایکٹ کے تحت تمام جرائم کی سماعت ایکٹ ہذا کے تحت قائم کردہ انسداد دہشت گردی کی عدالت کرے گی[۲] [:]

[۲] [مگر شرط یہ ہے کہ شریعہ نظام عدل ضوابط، ۲۰۰۹ کے تحت قائم شدہ ضلعی قاضی یا اضافی ضلعی قاضی عدالتیں وہ عدالت متصور ہوں گی اور دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۲) یا ذیلی دفعہ (۴) کے تحت نامزد کردہ انتظامی جج کی جانب سے بایں طور پر سپرد کردہ تمام مقدمات کی سماعت کریں گی؛ جیسی بھی صورت ہو۔]

---

[۱] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعہ ۱۷ کی رُو سے حذف کردہ، اور شامل کردہ اور تبدیل کیا گیا۔

[۲] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعہ ۱۸ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۱۔ح۔ اعتراف جرم کی شرط قبولیت ۔ قانون شہادت، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، جب کہ ایکٹ ہذا کے تحت کسی عدالت میں مقدمے کی سماعت ہو رہی ہو تو اس کے دوران اگر ایسی گواہی (جس میں واقعاتی و دیگر شہادت شامل ہو) پیش آ جائے اور جس کی وضاحت کے مطابق مجرم کی طرف سے جرم کے ارتکاب کا قوی امکان سامنے آتا ہو تو اس سلسلے میں ضلعی سپرنٹنڈنٹ کے عہدے کے برابر پولیس افسر کے رُوبرُو مجرم کی طرف سے جرم کے بلا جبر اعتراف کو، اگر عدالت ضروری خیال کرے تو مجرم کے خلاف قابل ادخال گواہی تسلیم کی جا سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی شہادت ریکارڈ کرنے سے قبل ضلعی سپرنٹنڈنٹ پولیس ملزم کے سامنے اس امر کی وضاحت کرے گا کہ اسے جرم کا اعتراف کرنے پر مجبور نہیں کیا جا رہا اور اگر وہ اعتراف جرم کرے گا تو یہ اس کے خلاف ایک شہادت تصور ہو گی اس ضمن میں کوئی ضلعی سپرنٹنڈنٹ پولیس ملزم کا اعتراف اس وقت تک ریکارڈ نہیں کرے گا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اعتراف رضا کارانہ ہو، اور جب وہ ملزم کا اعترافِ جرم قلمبند کرے تو زیر حاشیہ حسبِ ذیل (میمورنڈم) یا داشت بھی ریکارڈ کرے گا۔

"میں نے ملزم (نام ....) پر واضع کر دیا ہے کہ اسے اعتراف جرم کرنے پر مجبور نہیں کیا جا رہا اور یہ کہ اگر وہ اعتراف جرم کرے گا تو اسے اس کے خلاف شہادت کے طور پر پیش کیا جائے گا اور، مجھے یقین ہے کہ اعتراف جرم رضا کارانہ ہے۔ یہ میرے سامنے تحریر کیا گیا اور پھر ملزم کو پڑھ کر سنایا گیا جس نے اس کو دُرست تسلیم کیا ہے اس میں ملزم کے بیان کا مکمل اور حقیقی متن شامل ہے۔"

(دستخط)

"ضلعی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔"

۲۱۔ط۔ جرم کے ارتکاب میں اعانت یا مدد کرنا ۔ جو شخص ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت یا مدد کرے اسے اس جرم کی پاداش میں مقررہ سزائے قید یا اسے اس جرم پر مقررہ جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۲۱۔ی۔ مجرم کو پناہ دینا ۔ (۱) ایکٹ ہذا کی رو سے جرم کا ارتکاب کرنے والے کسی بھی شخص کو پناہ دینے والا شخص بھی مجرم شمار کیا جائے گا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے جرم کرنے کے مرتکب فرد کو جرم ثابت ہونے پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۱۶ اور ۲۱۶ (الف) میں مقرر کردہ سزا دی جائے گی۔

۲۱۔ک۔ **سرسری سماعت کے ذریعے قابل سماعت جرائم۔** اس ایکٹ کے تحت تمام جرائم جن کی زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ کی قید بمعہ یا بلا جرمانہ مقرر کی گئی ہے ان کی سرسری سماعت ہوگی۔

۲۱۔ل۔ **مفرور کے لئے سزا۔** کوئی شخص جسے ایکٹ ہذا کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہو اور وہ فرار ہو جائے یا گرفتاری دینے سے گریز کرے یا کسی انکوائری، تفتیش یا عدالت کی کارروائی میں پیش نہ ہو یا اپنے آپ کو روپوش رکھے اور انصاف کی راہ میں رخنہ انداز ہو تو وہ کم سے کم[1] [پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ[1] [۱۰ سال] تک قید بمعہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

۲۱۔م۔ **مشترکہ سماعت۔** (۱) ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کی سماعت کے دوران عدالت کسی ایسے دوسرے جرم کی بھی سماعت اسی سماعت مقدمہ میں کر سکتی ہے جس کے بارے میں کسی شخص پر مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء کے تحت الزام عائد کیا گیا ہو، بشرطیکہ دونوں قسموں کے جرائم کی نوعیت ایک جیسی ہو۔

(۲) اگر، ایکٹ ہذا کے تحت کسی دوسرے جرم کی سماعت کے دوران یہ معلوم ہو جائے کہ ملزم نے ایکٹ ہذا یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون کی رو سے بھی کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو عدالت ملزم پر دوسرے جرم کی پاداش میں تعزیر عائد کر سکتی ہے اور ایکٹ ہذا، جیسی بھی صورت ہو، کسی دوسرے متعلقہ قانون کے تحت ملزم کو سزا سنا سکتی ہے۔

۲۲۔ **حکم سزا کی تعمیل کا طریقہ کار اور مقام۔** حکومت اس ایکٹ کے تحت دی گئی کسی بھی سزا کی تعمیل کے طریق کار، شکل اور مقام کی صراحت ان تمام اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے گی جو اس کی تعمیل میں مانع ہوں۔

۲۳۔ **مقدمات کو باقاعدہ عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار۔** جب کہ، کسی جرم کی سماعت کے بعد[2] [انسداد دہشت گردی کی عدالت] کی رائے میں یہ جرم جدولی جرم نہیں ہے، تو بلالحاظ اس مذکورہ کی سماعت کا اختیار نہیں رکھتی، مذکورہ جرم کی سماعت کے لئے مقدمہ کو کسی ایسی عدالت میں منتقل کر دے گی جو مجموعہ قوانین کے تحت اس کا اختیار سماعت رکھتی ہو، اور عدالت جس میں مقدمہ منتقل کیا گیا ہو جرم کی سماعت کی کارروائی ایسے ہی کرے گی جیسا کہ اسے جرم کا اختیار سماعت حاصل ہے۔

---

[1] ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ کی دفعہ ۱۱ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۴۔ **[مرافعہ ٹربیونل]** انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے حذف کی گئی۔

۲۵۔ **اپیل۔** (۱) [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے حتمی فیصلے کے خلاف اپیل [1][عدالت عالیہ] میں کی جائے گی۔

(۲) [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] فیصلے کی نقول ملزم اور سرکاری وکیل کو بلا معاوضہ فیصلہ سنانے کے دن مہیا کردی جائیں گی اور مقدمہ کا ریکارڈ فیصلہ سنائے جانے کے تین ایام کے اندر [1][عدالت عالیہ] کو ارسال کردیا جائے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اپیل اس شخص کی جانب سے سزا سنائے جانے کے [2][پندرہ ایام] کے اندر [1][عدالت عالیہ] کو کی جائے گی جسے [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کی جانب سے سزا سنائی گئی ہو۔

(۴) اٹارنی جنرل [3][ڈپٹی اٹارنی جنرل، اسٹینڈنگ کونسل] یا کوئی ایڈووکیٹ جنرل [4][یا عدالت عالیہ یا عدالت عظمٰی پاکستان کا کوئی ایڈووکیٹ جنرل یا ایڈووکیٹ جس کی پاکستان کا پبلک پراسیکیوٹر، ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر یا اسپیشل پراسیکیوٹر کے تقرری کی گئی ہو] وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی ہدایت پر، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کی طرف سے بریت کے حکم یا دی گئی سزا کے خلاف مذکورہ حکم کے [2][تیس] ایام کے اندر اپیل دائر کرسکے گا۔

[4][(۴الف) کوئی بھی شخص جو نشانہ بنا ہو یا اُس کے قانونی وارث جو انسداد دہشت گردی عدالت کی بریت کے حکم سے متاثر ہوئے ہوں، تیس ایام کے اندر مذکورہ حکم کے خلاف عدالت عالیہ کو اپیل دائر کرسکیں گے۔

(۴ب) اگر بریت کا حکم انسداد دہشت گردی عدالت کی طرف سے نالش پر صادر کیا جائے اور عدالت عالیہ، اس سلسلے میں اُس کو استغاثہ کی جانب سے دائر کردہ نالش پر، بریت کے حکم کے خلاف اپیل کرنے کی خصوصی اجازت عطاء کرے گی تو، درخواست گزار عدالت عالیہ کو مذکورہ اپیل تیس ایام کے اندر دائر کرسکے گا۔]

(۵) اس دفعہ کے تحت کی جانے والی اپیل کی سماعت اور فیصلہ [1][عدالت عالیہ] سات ایام کار کے اندر کرے گی۔

۱۔ ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۹ اور ۲۰ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس نمبر ۱۹ مجریہ ۲۰۰۰ء کی دفعہ ۳ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۰۴ء کی دفعہ ۲ کی رو سے شامل کیا گیا ہے۔

[1]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۸) اپیل کو[2][عدالت عالیہ] کی جانب سے زیر تجویز کرتے ہوئے ملزم کو ضمانت پر رہا نہیں کرے گی۔

[3][(۹) اِس دفعہ کے تحت اپیلوں کی سماعت کی اغراض کے لیے ہر عدالت عالیہ کم از کم دو ججوں پر مشتمل بینچ یا بینچوں کی تشکیل کرے گی۔

(۱۰) کسی اپیل کی سماعت کرتے ہوئے بینچ مسلسل دو دفعہ سے زیادہ التواء نہیں دے گا۔

۲۶۔ [**پولیس کے سامنے کیے جانے والے اقبال جرم کی سماعت پذیری۔**] انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے حذف کردی گئی۔

۲۷۔ **ناقص تفتیش کے لئے سزا**[4][**اور کامیاب تحقیقات کے لئے انعام**] اگر[2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت) یا [2][عدالت عالیہ] کارروائی کے دوران یا مقدمہ کے آخر میں اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ تفتیشی افسر یا دوسرا متعلقہ افسر صحیح طور پر یا تندہی سے تفتیش کرنے میں ناکام رہا ہے یا صحیح طور پر مقدمہ کی پیروی کرنے میں ناکام رہا ہے اور اپنے فرائض میں غفلت برتی ہے، تو یہ مذکورہ عدالت، یا جیسی بھی صورت ہو،[2][عدالت عالیہ] کے لئے جائز ہوگا کہ وہ کوتاہی کرنے والے افسران کو دو سال تک کی مدت کے لئے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں سرسری کارروائی کرتے ہوئے دے۔

[4][(۲) تفتیشی افسر جو کامیاب تفتیش کا انعقاد کریں کو انعامات دینے کے لیے صوبائی حکومتوں کی جانب سے ترغیب دہ نظام متعارف کروایا جائے گا۔]

[5][**۲۷ الف۔** **ملزم کے خلاف ثبوت کا قیاس:۔** کوئی بھی شخص جس کے قبضے میں بغیر قانونی عذر کے کوئی بھی دھماکہ خیز مواد دھماکہ کرنے والے آلات کے ساتھ یا اس کے بغیر موجود ہے بغیر کسی معقول وجہ کے یا مذکورہ دھماکہ خیز مواد یا آلات سے اس کا تعلق ہے تو یہ قیاس کیا جائے گا، تا وقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو کہ دھماکہ خیز مواد دہشت گردی کے مقصد کے لئے تھا۔]

---

[1] آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۱۵ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

[2] ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[3] ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۱۲ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

[4] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے اضافہ کیا گیا، دوبارہ نمبر دیا گیا اور شامل کیا گیا۔

[5] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۹ اور ۲۰ کی رُو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

(۲) ’’کوئی بھی شخص جو کہ اس ایکٹ کے تحت جرم کا مرتکب پایا گیا ہو اگر جائیداد یا حصص کا مالک ہو جو کہ اس کی نظر آنے والی آمدنی کے ذرائع کے متناسب نہیں ہے تو یہ قرین قیاس ہوگا، تاوقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ کیا گیا ہو، کہ مذکورہ جائیداد اور حصص دہشت گرد سرگرمیوں سے حاصل کئے گئے ہیں، اور وہ ضبطی کے مستوجب ہوں گے۔]

[۱][۲۷ الف الف۔ **غلط ملوث کرنے کے لئے سزا۔** جہاں کوئی تفتیشی افسر کسی شخص کو بددیانتی اور غلط طور پر ملوث کرے، پھنسائے یا حراست میں لے کر اُس سے کسی جدولی جرم کے ارتکاب کے لئے پیش کرے تو وہ دو سال تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اُس تفتیشی افسر کے خلاف کوئی بھی قدم حکومت کی پیشگی منظوری کے بغیر نہیں اُٹھایا جائے گا۔

’’ ۲۷ ب۔ **محض الیکٹرانک یا فرانزک شہادت وغیرہ کی بنیاد پر سزایابی:۔** اس ایکٹ یا قانون شہادت، ۱۹۸۴ء، (صدارتی فرمان نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) میں یا فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کے لیے ملزم کی سزایابی یا محض الیکٹرانک یا فرانزک شہادت کی بنیاد پر یا مذکورہ دیگر شہادت جو جدید آلات یا تکنیک کی وجہ سے دستیاب ہو جس کا حوالہ قانون شہادت، ۱۹۸۴ء (صدارتی فرمان نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۱۶۴ میں دیا گیا ہے، حسبِ قانون ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کو اطمینان ہو کہ مذکورہ ثبوت بالکل مستند ہے]۔

۲۸۔ **مقدمات کی منتقلی۔** (۱) اس ایکٹ میں شامل کسی امر کے باوجود[۲][متعلقہ عدالت عالیہ کا چیف جسٹس][۳][کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر یا وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی درخواست پر] اگر وہ انصاف کے حصول کے لئے، یا جب کہ گواہوں کے تحفظ میں سہولت یا ملزم کی حفاظت کی ضرورت کے لئے یہ قرین مصلحت سمجھتا ہو کہ، تو کسی بھی مقدمہ کو ایک [۱][انسدادِ دہشت گردی] سے کسی دوسری [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں علاقے کے اندر یا باہر منتقل کر سکے گا۔

۱۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۹ اور ۱۰ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۱۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲۱ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[1][(االف)] جبکہ حکومت کو یہ معلوم ہو کہ یہ جج صاحبان، گواہان یا پراسیکیوٹرز کے تحفظ اور حفاظت کے لیے قرین مصلحت ہے یا انصاف کے مفاد میں ہے تو وہ متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو درخواست کر سکے گی کہ مقدمہ ایک انسداد دہشت گردی کی عدالت سے جو اس کی اختیار سماعت میں آتا ہو پاکستان میں کسی بھی دوسری جگہ میں انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل کیا جائے ہاور اس غرض کے لیے متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی اتفاق رائے بھی طلب کی جائے گی۔]

(۲) [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] جس کو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مقدمہ منتقل کیا گیا ہو مقدمہ پر کارروائی اس مرحلے سے شروع کرے گی جس پر یہ مذکورہ منتقلی سے فوراً قبل زیر سماعت تھا اور کسی بھی گواہ کو دوبارہ کرنے یا دوبارہ سننے کی پابند نہیں ہوگی جو کہ گواہی دے چکا ہے اور پہلے سے قلمبند شہادت کے مطابق عمل کرے گی [3][:]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ اس میں شامل کوئی امر [2][انسداد دہشت گردی کی عدالت] کے افسر صدارت کنندہ قانون کے تحت ممکن الحصول گواہ کو طلب کرنے کے اختیارات کو متاثر نہیں کرے گا۔]

[4][(۳) وفاقی حکومت انصاف کے مفاد میں اور گواہان اور تفتیش کاروں کے تحفظ اور حفاظت کے لیے، کسی بھی مقدمہ کی تفتیش کو پاکستان میں ایک جگہ سے کسی بھی دوسری جگہ پر منتقل کر سکے گی۔

(۴) تفتیشی افسر یا ایجنسی جس کو ذیلی دفعہ (۳) کے تحت مقدمہ منتقل کیا گیا ہو، تحقیق یا تفتیش کے مرحلہ سے چھوڑی گئی کارروائی کا آغاز کر سکے گا یا مقدمہ کی کارروائی کا آغاز اس طرح کر سکے گا گویا کہ ابتدائی طور پر اسے یا ایجنسی کو تفویض کیا گیا ہو، جیسی بھی صورت ہو۔

---

[1] ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۹ اور ۱۰ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[2] آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۱۷ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

[3] ایکٹ نمبر ۲ بابت ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[4] ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲۱ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

(۵) تفتیش کی تکمیل پر اور مجموعہ قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت رپورٹ پیش کرنے سے قبل، وفاقی حکومت جج صاحبان، پبلک پراسیکیوٹر یا گواہان کی حفاظت اور تحفظ کے لیے یا عوامی مفاد میں مخصوص انسداد دہشت گردی کی عدالت کے اختیار سماعت میں آنے والے مقدمہ کو پاکستان میں کسی بھی دوسری جگہ دہشت گردی کی عدالت میں سماعت کرنے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کر سکے گی، جیسا کہ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں صراحت کی ہو۔]

[۱]۲۸الف۔ **اس ایکٹ کے تحت چارج شیٹ کردہ شخص کے پاسپورٹ کی ضبطی۔** فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، اس شخص کا پاسپورٹ، جس پر اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کے اِرتکاب کا اِلزام لگایا گیا ہو، اتنی مُدت کے لئے ضبط کیا گیا مُتصور ہو گا جیسا کہ عدالت مناسب سمجھے۔

۲۹۔ **[۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے سامنے سماعت مقدمہ کو فوقیت حاصل ہو گی** ۔اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے لئے[۲][انسداد دہشت گردی کی عدالت] کے ذریعے سماعت مقدمہ، اور اس کے سامنے ملزم کے حاضر ہونے کو کسی بھی ایسے دوسرے مقدمہ کی سماعت پر جو ملزم کے خلاف کسی دوسری عدالت میں ماسوائے عدالت عالیہ کے اپنے صیغہ ابتدائی کے فوقیت حاصل ہو گی۔

۳۰۔ **مجموعہ قانون کے بعض احکام کا ترمیم شُدہ اطلاق ۔** (۱) مجموعہ قانون میں یا کسی بھی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، ہر جدولی جرم مجموعہ قوانین کی دفعہ (۴) کی شق (و) کے معنوں میں قابلِ دست اندازی متصور ہو گا اور الفاظ ''دست اندازی مقدمہ'' کی تعریف اس شق میں بحسبہٖ سمجھی جائے گی۔

(۲) مجموعہ قوانین کی دفعات ۳۷۴ تا ۳۷۹ کا اطلاق مقدمہ کی نسبت جو جدولی جرم میں ملوث ہونے کی نسبت ہو ترمیم کے مطابق ''سیشن عدالت'' اور عدالت عالیہ کے حوالہ جات جہاں کہیں بھی آئیں کو[۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اور[۲][عدالت عالیہ] کے حوالہ جات سے تعبیر کیا جائے گا۔

۳۱۔ **فیصلہ کی قطعیت۔** اس ایکٹ کے تحت کسی اپیل کے نتیجہ میں،[۲][انسداد دہشتگردی کی عدالت] کی جانب سے صادر کیا گیا کوئی فیصلہ یا حکم یا سزا کا حکم قطعی ہو گا اور کسی بھی عدالت میں زیرِ بحث نہیں آئے گا۔

۱۔ ایکٹ نمبر۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۱۴ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس نمبر۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۲۔ **ایکٹ کا غالب ہونا۔** (۱) مجموعہ قوانین یا کسی دوسرے قانون میں، شامل کسی امر کے باوجود، اس ایکٹ کے احکام مؤثر ہوں گے، لیکن اس سے مستثنیٰ ہوں گے جیسا کہ اس ایکٹ میں صریحاً وضع کیا گیا ہے، مجموعہ قانون کے احکام کا، جہاں تک کہ وہ اس ایکٹ سے متضاد نہ ہوں، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے رُوبُرو ہونے والی کارروائیوں پر اطلاق ہوگا، اور اس مجموعہ قانون کے مذکورہ احکام کی غرض کے لئے [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] سیشن عدالت متصور ہوگی۔

(۲) بالخصوص اور ذیلی دفعہ (۱) میں شامل احکام کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر، مجموعہ قانون کی دفعہ ۳۵۰ کے احکام کا جہاں تک ہو سکے گا، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے رُوبُرو ہونے والی کارروائیوں پر اطلاق ہوگا، اور اس غرض کے لئے ان احکام میں کسی مجسٹریٹ کے حوالہ کو [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] کے حوالہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

۳۳۔ **تفویض اختیار۔** حکومت، اعلان کے ذریعہ ، ایسی شرائط کے تابع جیسی کہ اس میں مصرحہ ہوں، تمام یا کوئی سے اختیارات تفویض کر سکے گی جو اس ایکٹ کے تحت اس کی جانب سے قابلِ استعمال ہوں گے ۔

۳۴۔ **جدول میں ترمیم کرنے کا اختیار۔** حکومت، اعلان کے ذریعہ [2][جدولوں] میں [3][،] ترمیم کر سکے گی، تا کہ اس کے کسی اندراج میں اضافہ کر سکے یا اس کے کسی اندراج میں تبدیلی یا اس اسے حذف کر سکے۔

[4][۳۵۔ **قواعد وضع کرنے کا اختیار۔** وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، اس ایکٹ کے اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔]

۱۔ آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۶ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۱۶ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۱۳ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۴۔ ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۶۔ استثناء۔ (۱) اس ایکٹ میں شامل کوئی امر، اس اختیار سماعت یا اس طریقہ کار کو متاثر نہیں کرے گا جو بحری، بری یا فضائی افواج یا حکومت کی کسی دوسری مسلح فوج سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی عدالت یا کسی دوسری اتھارٹی کی جانب سے قابل استعمال یا قابل اطلاق ہو۔

(۲) کسی بھی شک وشبہ کو دور کرنیکی غرض سے، بذریعہ ہذا اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے، کہ ایسے کسی قانون کی اغراض کے لئے جس کا ذیلی دفعہ (۱) میں حوالہ دیا گیا ہے، [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] عمومی فوجداری اختیار سماعت کی عدالت تصور کی جائے گی۔

[2][**۳۷۔ توہین عدالت۔** انسداد دہشت گردی کی عدالت کو کسی ایسے شخص کو چھ ماہ تک کی سزائے قید اور جرمانے کی سزا دینے کا اختیار ہوگا جو۔۔۔

(الف) کسی بھی طریقے سے عدالت کی کارروائی کو بُرا بھلا کہے، دخل اندازی کرے، یا اس میں رکاوٹ ڈالے یا عدالت کے کسی حکم یا ہدایت کی نافرمانی کرے؛

(ب) عدالت کو بدنام کرے یا بصورت دیگر ایسا کوئی فعل انجام دے جس سے عدالت یا اس شخص کے خلاف جس سے کہ عدالت تشکیل پاتی ہے، نفرت پیدا ہو، یا اس کی تضحیک یا توہین ہو؛

(ج) ایسا کوئی فعل انجام دے جو ایسے کسی معاملہ کے فیصلہ کے خلاف ہو جو عدالت کے سامنے زیر غور ہو یا اس بات کی بہت توقع ہو کہ وہ عدالت کے سامنے پیش ہوگا؛

(د) کوئی ایسا فعل انجام دے، جس سے کسی دوسرے قانون کی رو سے عدالت کی توہین ہوتی ہو۔

تشریح۔ اس دفعہ میں، ”عدالت“ سے انسداد دہشت گردی کی عدالت مراد ہے]۔

---

1 آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

2 آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۱۸ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۸۔ اس ایکٹ سے قبل ارتکاب کردہ کسی دہشت گردی کے فعل کے لئے سزا۔ جب کہ کسی شخص نے اس ایکٹ کے آغاز نفاذ سے قبل کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو جو کہ اگر اس تاریخ کے بعد کیا جاتا جس پر کہ اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے وہ اس ایکٹ کے تحت دہشت گردی کا فعل ہوتا تو اس کی اس ایکٹ کے تحت سماعت کی جائے گی لیکن وہ ایسی سزا کا مستوجب ہوگا جس کی قانون کی رو سے اس وقت اجازت ہوگی جب جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔

۳۹۔ برأت۔ کسی شخص کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت سے کوئی مقدمہ، استغاثہ یا قانونی کارروائی نہیں ہوگی، جو کہ اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کرنے کا ارادہ ہو۔

[۱][**۳۹ الف۔ تنسیخ۔** (۱) انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۴ مجریہ ۱۹۹۹ء) کو بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(۲) تمام مقدمات، بشمول ان مقدمات کے جو عدالت اپیل کے رُوبرو پیش ہوں، جو کہ پاکستان مسلح افواج (جو سول پاور کی مدد میں مصروف ہو) آرڈیننس، ۱۹۹۸ء کے تحت زیرِ سماعت تھے، اس ایکٹ کے تحت اختیارِ سماعت رکھنے والی انسدادِ دہشت گردی عدالت کو منتقل ہو جائیں گے اور مذکورہ عدالت،۔۔۔

(الف) ایسے مقدمات جنہیں ابتدائی عدالت سے منتقل کر دیا گیا ہو، ان پر سماعت اسی مرحلے سے کرے گی جس مرحلے پر مقدمات پہنچ چکے تھے؛ اور

(ب) ایسے مقدمات میں جنہیں ابتدائی عدالت سے منتقل کر دیا گیا ہو، اس کا فیصلہ قبل ازیں فریقین کو سننے کے بعد قلمبند شُدہ شہادت کی بنیاد پر کرے گی۔

(۳) ابتدائی عدالت یا عدالت اپیل کی طرف سے دیا گیا کوئی فیصلہ یا دی گئی سزا جو پاکستان مسلح افواج (سول پاور کی مدد میں مصروف ہو) آرڈیننس، ۱۹۹۸ء (نمبر ۱۲ مجریہ ۱۹۹۸ء) کی دفعہ ۳ کے تحت دی گئی ہو، ماسوائے ان مقدمات کے جن میں سزائے موت سنائی گئی تھی اور اس کی تعمیل ہو چکی ہو، موثر نہیں ہوگی اور ایسے تمام مقدمات انسداد دہشت گردی کی اس عدالت کو منتقل ہو جائیں جو اس ایکٹ کے تحت قبل ازیں فریقین کو سننے کے بعد قلمبند شُدہ شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہو۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعات ۱۵ اور ۱۶ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۴) کسی عدالت کو ذیلی دفعہ (۲) یا ذیلی دفعہ (۳) کے بموجب منتقل شدہ مقدمے کی نسبت، عدالت مذکورہ منتقلی کی بناء پر اس کی پابند نہیں ہوگی کہ وہ کسی ایسے گواہ کو دوبارہ طلب کرے اور اس کی سماعت کرے جو منتقلی سے قبل شہادت دے چکا ہو اور اس شہادت پر عمل کرے گی جو اس عدالت نے پہلے ہی قلمبند کی ہو یا اس کے رُوبرُو پیش کی گئی ہو جس سے مقدمہ منتقل کیا گیا ہو۔

(۵) ذیلی دفعہ (۴) میں شامل کوئی امر عدالت کے اس اختیار پر اثر انداز نہیں ہوگا جو قانون کے تحت کسی گواہ کو دوبارہ طلب کرنے یا دستیابِ شہادت کی مکرر سماعت کرنے کے لئے اسے حاصل ہے۔]

۳۹ب۔ ازالۂ مشکلات۔ اگر اس ایکٹ کے احکام پر عمل درآمد میں کوئی مشکل پیش آئے تو وفاقی حکومت ایسا حکم وضع کر سکے گی جو اس ایکٹ کے احکام سے متناقص نہ ہو، اور جو مشکلات کے ازالہ کی اغراض کے لئے ضروری ہو۔

۳۹ج۔ تنسیخ اور استثناء۔ (۱) دہشت گردانہ سرگرمیوں کا خاتمہ (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کو بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(۲) دہشت گردی کی سرگرمیوں کا خاتمہ (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کی منسوخی اور انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء میں انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء کی رو سے ترمیم کے باوجود:

(الف) ایکٹ ہذا کے تحت قائم ہونے والی انسدادِ دہشت گردی کی کسی عدالت یا دہشت گردی کی سرگرمیوں کا خاتمہ (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء یا کسی متعلق با اپیل عدالت کی طرف سے مذکورہ منسوخی اور ترمیم سے پہلے جاری کردہ کوئی حکم یا فیصلہ بدستور برقرار رہے گا اور منسوخی یا ترمیم فی الوقت نافذ العمل قانون پر سابقہ عمل درآمد کے حوالے سے کسی فیصلے یا سزا کی نوعیت پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(ب) دہشت گردی کی سرگرمیوں کے خاتمے (خصوصی عدالتیں) کے ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کے تحت عدالت عالیہ عظمیٰ عدالت سمیت کسی عدالت میں دائر شدہ کسی اپیل یا تصفیہ طلب مقدمے یا کسی دوسرے مقدمے یا کارروائی پر متعلقہ عدالت میں، قانون کے مطابق سماعت جاری رہے گی یہ سماعت ایکٹ ہذا کے تحت قائم شدہ عدالتوں میں بھی کی جاسکتی ہے اور اس سلسلے میں ماضی میں صادر کردہ تمام احکامات اور فیصلوں کے ساتھ ساتھ آئندہ صادر کئے جانے والے احکام اور فیصلے قانونی طور پر جائز اور قابلِ اطلاق تصور کئے جائیں گے ان فیصلوں

میں متعلقہ عدالتوں کی طرف سے ابتدائی فیصلے اپیلیں اور دوبارہ سماعت کے احکامات بھی شامل ہیں؛

(ج) مذکورہ منسوخی یا ترامیم کے نفاذ سے پیشتر انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں یا خصوصی عدالت یا کسی متعلق بہ اپیل کی طرف سے صادر کردہ سے یہ تمام سزائیں، یا تعزیر یا سزایابی کی ایسے ہی تعمیل کی جائے گی جب کہ مذکورہ ایکٹس نافذ ہیں۔

(د) ایکٹ ہذا کے تحت شروع کردہ کوئی تفتیش یا انکوائری یا دہشت گردی کی سرگرمیوں کے خاتمے (خصوصی عدالتیں) کے ایکٹ، ۱۹۷۵ء کے تحت شروع کردہ کسی مقدمے کی سماعت یا انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء کے نفاذ سے پہلے قائم شدہ کسی عدالتی سماعت پر کارروائی قانون کے مطابق جاری رہے گی؛

(ہ) انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۱ء کے نفاذ کے عین قبل انسدادِ دہشت گردی کی عدالت یا کسی خصوصی عدالت میں زیرِ سماعت یا تصفیہ طلب مقدمات کو اگر ایکٹ ہذا یا مذکورہ بالا شقات (الف) اور (ب) کے تحت انہیں منتقل نہیں کیا گیا تو اب انہیں متعلقہ علاقوں کی سیشن عدالتوں یا جہاں مقدمات کا اندراج کیا گیا تھا کو منتقل شدہ شمار کیا جائے گا اور ان علاقوں کی مجاز عدالتیں مقدموں پر اسی مرحلے سے کارروائی شروع کریں گی جہاں پر یہ تصفیہ طلب تھے، اس سلسلے میں گواہوں کو دوبارہ طلب کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی؛ اور

(و) سیشن عدالت یا جیسی بھی صورت ہو کوئی ایسی دوسری عدالت جس کو انسدادِ دہشت گردی کی عدالت یا کسی خصوصی عدالت کی طرف سے مذکورہ بالا شق (د) کے تحت مقدمہ منتقل کیا گیا ہو وہ مقدمے کی سماعت مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء کے احکام اور مذکورہ مقدمے پر قابلِ اطلاق قانون کے مطابق کرے گی۔

۴۰۔ **قانونِ فوجداری ترمیمی ایکٹ، ۱۹۰۸ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۰۸ء) کی ترمیم۔** قانونِ فوجداری ترمیمی ایکٹ، ۱۹۰۸ء میں حسبِ ذیل ترمیمات کی جائیں گی، یعنی:

اوّل۔ دفعہ ۱۵ میں، شق (۲) میں، ذیلی شق (الف) میں الفاظ ''تشدد یا دھمکی'' کی بجائے الفاظ ''دہشت گردی، فرقہ واریت کو فروغ، تشدد، دھمکی جس سے کہ نقصِ امن پیدا ہونے کا خطرہ یا

خدشہ ہو'' تبدیل کردیئے جائیں گے۔

دوم۔ دفعہ ۱۶ کی بجائے حسبِ ذیل تبدیل کردی جائے گی، یعنی:

"۱۶۔ <u>**کسی ایسوسی ایشن کے غیر قانونی ہونے کا اقرار۔**</u> (۱) اگر وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ کوئی ایسوسی ایشن غیر قانونی ایسوسی ایشن ہے تو وہ اس ایسوسی ایشن کو چودہ ایام کے اندر اظہارِ وجوہ کے لئے کہے گی کہ اس ایکٹ کے اغراض کے لئے اسے غیر قانونی ایسوسی ایشن کیوں قرار نہ دیا جائے۔

(۲) اگر ایسوسی ایشن کی سماعت کے بعد، وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ ایسوسی ایشن ایک غیر قانونی ایسوسی ایشن ہے تو وہ مذکورہ ایسوسی ایشن کو غیر قانونی ایسوسی ایشن قرار دے سکے گی۔

(۳) اگر وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ امنِ عامہ قائم کرنے کے لئے یا عوام کو پہنچنے والے نقصان کا تدارک کرنے کے لئے یہ امر منصفانہ اور ضروری ہے کہ فوری کارروائی کی جائے تو وہ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت حکم صادر کرنے کو ملتوی کرتے ہوئے، دریں اثناء حکم کے ذریعہ کسی ایسوسی ایشن کو غیر قانونی قرار دے سکے گی۔

(۴) کوئی ایسوسی ایشن جو ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی حکم سے متاثر ہوئی ہو بورڈ کے سامنے اپیل دائر کر سکے گی جو صوبے کی عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کی جانب سے مقرر کیا جائے اور ایک چیئرمین اور دو دیگر اشخاص پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک عدالتِ عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو گا۔

(۵) بورڈ اپیل پر تیس ایام میں فیصلہ کرے گا اور ایسا حکم جاری کرے گا، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔"

سوم۔ دفعہ ۷ا میں،۔۔۔

(اوّل) ذیلی دفعہ (۱) الفاظ "چھ ماہ" الفاظ "پانچ سال" سے تبدیل کردیئے جائیں گے: اور

(دوم) ذیلی دفعہ (۲) میں الفاظ "تین سال" الفاظ "سات سال" سے تبدیل کردیئے جائیں گے؛

چہارم۔ دفعات ۱۷الف، ۱۷ اور ۱۷ہ کو الفاظ "صوبائی حکومت" جہاں کہیں آئے الفاظ "وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت سے تبدیل کردیئے جائیں گے۔

[1] جدول اوّل

(ممنوعہ تنظیموں کی فہرست)

[دیکھئے دفعہ ۱۱ب]

جدول دوم

(زیرِ نگرانی تنظیموں کی فہرست)

[دیکھئے دفعہ ۱۱د(۱)(الف)]

جدول سوم

(جدولی جرائم)

[دیکھئے دفعہ ۲(ر)]

۱۔ ایکٹ ہذا کے مفہوم میں دہشت گردی کا کوئی اقدام جس میں ایسے جرائم بھی شامل ہیں جو بعد میں شامل کیے جا سکیں گے یا جن میں ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳۴ کے احکام کی مطابقت میں ترمیم کی جا سکے گی۔

۲۔ ایکٹ ہذا کے تحت قابل سزا کوئی دوسرا جرم۔

۳۔ متذکرہ جرائم میں سے کسی کے ارتکاب کی کوشش کرنا، یا اعانت یا معاونت کرنا یا ارتکاب کی سازش کرنا یا اس ضمن میں کوئی ترغیب دینا۔

[2][۴۔ مذکورہ بالا پیراگرافوں کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کسی دوسری عدالت کو مستثنیٰ کرتے ہوئے حسبِ ذیل جرائم کی نسبت مقدمے کی سماعت کرے گی، یعنی:۔

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۱۷ کی رُو سے جدول کے لیے تبدیل کیا گیا جسے قبل ازیں مختلف ایس آر اوز اور آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲۰ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۱۴ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

(اوّل) تاوان کے لئے اغواء کرنا یا بھگا کر لے جانا؛

(دوم) کسی مسجد، امام بارگاہ، چرچ، گرجے یا عبادت کی دوسری جگہ میں آتشی آلے کے ذریعے دھماکہ خیز مواد کا استعمال بشمول بم دھماکہ کرنا خواہ اس سے کوئی ضرر یا نقصان ہوا ہو یا نہ ہوا ہو؛ یا

(سوئم) عدالت کے احاطے میں فائرنگ یا کسی آلے کے ذریعے میں دھماکہ خیز مواد کا استعمال بشمول بم دھماکہ۔''۔

[1][جدول چہارم

(دیکھئے دفعہ ۱۱ ہ ہ)]

[2][جدول پنجم

[دیکھئے دفعہ ۶ (۱۴ الف)]

(الف) ۱۶/دسمبر ۱۹۷۰ء کو ہیگ میں کیا گیا معاہدہ برائے امتناع غیر قانونی ضبطی جہاز؛

(ب) معاہدہ برائے امتناع غیر قانونی افعال بہ نسبت تحفظ بامتعلق انسداد وسزائے جرائم بہ نسبت بین الاقوامی طور پر تحفظ شدہ بشمول ڈپلومیٹک ایجنٹس، ۱۴/دسمبر ۱۹۷۳ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے اپنایا گیا؛

(ج) ۱۴/اکتوبر ۱۹۷۳ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے بین الاقوامی طور پر تحفظ شدہ اشخاص بشمول ڈپلومیٹک ایجنٹس کے خلاف جرائم کے تدارک اور سزا پر کنونشن؛

(د) ۱۷/دسمبر ۱۹۷۹ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے یرغمالیوں کو حاصل کرنے کے خلاف بین الاقوامی کنونشن؛

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۲ء، (نمبر ۱۲۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء، (نمبر ۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

(ہ) بین الاقوامی شہری ہوائی بازی کی خدمات پیش کرنے والے ہوائی اڈوں پر تشدد کے غیر قانونی افعال کے امتناع کے لیے ضابطہ عمل جو شہری ہوائی بازی تحفظ کے خلاف غیر قانونی افعال کے امتناع کے لیے ہونے والے کنونشن کا ضمنی ہے جو ۲۴/فروری ۱۹۸۸ء کو مونٹریال میں انجام پذیر ہوا؛

(و) بحری جہاز رانی کے تحفظ کے خلاف غیر قانونی افعال کے امتناع پر کنونشن جو ۱۰/مارچ ۱۹۸۸ء روم میں انجام دیا گیا؛

(ز) مقررہ پلیٹ فارمز جو براعظم کے کنارہ آب میں واقع ہوں کے تحفظ کے خلاف غیر قانونی افعال کے امتناع کے لئے ضابطہ عمل جو ۱۰/مارچ ۱۹۸۸ء کو روم میں انجام دیا گیا؛

(ح) دہشت گردوں کے بم برسانے کے امتناع کے لیے بین الاقوامی کنونشن جسے اقوام متحدہ جنرل اسمبلی نے ۱۵/دسمبر ۱۹۹۷ء کو نیویارک میں اختیار کیا؛ اور

(ط) ایسے دیگر کنونشن جیسا کہ وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے صراحت کرے۔]